هُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

خمکدۂ خیّام

جس کو

ہندوستان کے مشہور ومعروف جادو نگار

حضرت افسر الشعراء آغا شاعر قزلباش دہلوی نے

ترجمہ کیا اور فیاض دوران

ہز ہائینس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیرپور (سندھ)

دام اقبالہ نے حلیہ طبع سے آراستہ فرما کر باصرہ افروز عالم فرمایا

سنہ ۱۹۲۷ء

ے کا پتہ۔ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

قیمت فی جلد عہ بلا محصول ڈاک

تہدیہ

یہ ناچیز۔ چراغ سرِرہ گذار۔ ان اوراق کو رستہ چلتے۔ احسان
کرنے والے۔ قدردانِ اربابِ کمال۔ فیاضِ دوران۔ باذلِ ہیمتا
ہز ہائنس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیرپور (سندھ) دام اقبالہ
کے اسمِ گرامی سے معنون کرتا ہے۔

واقعی اِنہ آپ کا دستِ کرم جنبش کرتا نہ یہ بادۂ نیشاپور اِس
شان سے نمک چشانِ ہند کا حصہ ہوتی ؎

آفاق میں بڑوں سے ہے چھوٹوں کی آبرو
ذرّوں کی روشنی شہِ خاور کے دم سے ہے

عاجز۔ ناتوان وزار
آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رحؒ۔ لاہور

دیباچہ

دل سے اگر سنو تو یہ سننے کی بات ہے
ورنہ کسی پہ زور نہیں اختیار کیا؟

بالغ نظر حضرات پر مخفی نہیں کہ حکیم خیام نیشاپوری کی شخصیت اِس عالم کون و فساد میں اِک بے لاگ موعظہ نگار کی سی ہے۔ جس کو سب سے پہلے اہلِ مغرب نے پہچانا اور خوب پہچانا۔ مگر نہ اس طرح جس طرح اہلِ مشرق کی نظر میں وہ ایک زندہ جاوید ہستی ہے اور اُس کے طُرّۂ دستار میں متعدد کمالات کے لعل و گوہر درخشاں ہیں۔

اہلِ مغرب کی قدر افزائی شاید اسی لئے ہو کہ وہ حکیم موصوف کو محض خمریات یعنی شراب و معشوق ہی میں شرابور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دانایانِ یورپ کے سرمایۂ ناز مسٹر فِٹز جیرلڈ صاحب انگریزی مترجم نے بھی اُسے دی ایڈمائرر آف دی بیوٹی فُل گرلز۔ پگنگ اینڈ پگنگ

The admirer of beautiful girls pegging & pegging.

کے سوا کچھ نہ سمجھا۔ اس سے زیادہ بڑھے تو دانندۂ فلکیات لکھ دیا اور زیادہ سے زیادہ ترقی کی تو وہ سرکش بندہ مان لیا جس کا کوئی خدا نہ ہو۔ جس کو سزا و جزا حیات و ممات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ اسی چھپنہ یعنی

دہریئے پن نے خیام کو تمام یورپ میں اتنا ہر دل عزیز بنا دیا ہے کہ ہر متمدّن زبان اُس کے خیالات کے عکس سے معمور ہے۔ ابھی چند سال پہلے کا واقعہ ہے جب راقم الحروف اپنے مُربّی قدیم بہشت نصیب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ سفیر ایران کلکتہ اور قدر دان علم و فضل ہز ہائینس سرکار سرواصف علی میرزا رئیس مرشدآباد بنگال کی ملازمت کے لئے حاضر ہوا تو ایک دن اسی ترجمے کی تلاش میں مسرز تھیکر اسپنک اینڈ کمپنی کے ہاں بھی جانکلا۔ وہاں میں نے صرف ایک جلد انگریزی ترجمے کی دیکھنے کی غرض سے طلب کی۔ بینی و بین اللہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ منیجر صاحب نے ایک لمبی چکلی میز صرف عمر خیام کے ترجموں سے بھر دی جو مختلف ڈیزائن اور مختلف مذاق کی تصویروں سے آراستہ تھے اور اس سے زیادہ مقبولیت کسی غیر زبان کے مصنف کی کیا ہوسکتی ہے؟ میں پھر بھی کہوں گا میرے خیال میں دہریت ہی تو ہے جس نے یورپ والوں کی نظر میں حکیم خیام کو اس قدر ممتاز و مفتخر بنا دیا ہے کیونکہ اہل یورپ کی سب سے زیادہ مطبوع چیز یہی تو ہے جس کو وہ اس صفت سے متصف پاتے ہیں۔ اُسی کو آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں حالانکہ میں بلاخوفِ تردید کہتا ہوں کہ اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے سراسر غلط۔ جس چیز نے یورپ کو ایسا سمجھنے پر مجبور کیا ہے وہ مسٹر فٹز جیرلڈ صاحب کی کُل کائنات پچھتّر رباعیوں کا ترجمہ ہے جسے مطالعہ کرنے کے بعد ہر انگریز کھیّام کھیّام پکار اُٹھتا ہے مجھے معاف کیا جائے باوجودیکہ صاحب موصوف کی فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ اور مطالب تو درکنار چشم اور جسم کے ترجمے میں آپ نے کہیں فرق نہیں کیا۔ العظمۃ للہ!

بہرحال میں کیا اور میری فلسفہ دانی کیا؟ حکیم خیام کے معیار اخلاق پر صدہا قلم

مجھ سے بہتر بہتر لکھ چکے ہیں۔ اس پر بھی میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اُس کے جذبات کو درک کرنا ہم جیسے مرفوع القلم لوگوں کا کام نہیں۔ اُس کی شراب کے جُرعہ نوش تو ایک ہی ساغر میں دو عالم کی سیر کر لیتے ہیں۔

صاحبانِ انصاف! حکیم کی تعلیم ہم کو سچا مرد با خدا بناتی ہے۔ وہ مکر و زور نمود و نمائش کا قاطِعًتاً دشمن ہے۔ وہ زاہدانِ سالوس پر طعن و تعریضیں کرتے کرتے اس مزے سے دلوں میں چٹکیاں لے لیتا ہے کہ صاحبِ ذوق پھڑک پھڑک جاتے ہیں۔ دنیا اور اہلِ دنیا کو اس نے عارفانہ نظر سے دیکھا ہے اسلئے وہ بار بار کہتا ہے کہ یہ جگہ دل لگانے کے قابل نہیں۔ یہ تو ایک سرا ہے یا باغچہ جس کو شبنم وار سورج کی کرن پڑتے ہی خالی کر دینا ہوگا اس کاجل کی کوٹھڑی سے ہاتھ پاؤں بچا کر نکل جاؤ بالفرض یہاں ہزار سال بھی جیئے۔ نعماتِ دنیا سے خاطر خواہ بہرہ ور بھی ہوئے۔ پھر ایک دن موت۔ موت۔ موت۔ وہ ہم سے بار بار کہتا ہے۔ اے غافل ہنسنیو! تم کوئی مال و دولت یا خزانہ نہیں ہو۔ جو تمہیں ایکدفعہ دفنا کر پھر نکال لیا جائے۔ یہاں بار بار نہیں آنا۔ اسلئے وقت کو غنیمت جانو۔ سوچو سمجھو! تم کون ہو۔ کہاں سے آئے۔ کس لئے آئے۔ اور یہاں آکر تم نے کیا کیا؟ بس یہی وہ احکام ہیں۔ جن کو انسانی طرزِ عمل کی درستی کہا جاتا ہے۔ انہیں کو تہذیب الاخلاق بھی پکارتے ہیں۔ مردم آزاری۔ تضیع اوقات۔ لالچ۔ حسد۔ غم و غصہ وغیرہ وغیرہ نہایت مذموم صفات ہیں۔ جن کے مقابلے میں صبر و رضا۔ راستی و قناعت وغیرہ باعثِ عزت و وقار ہیں۔ بس حکیم خیام کے اسکول میں یہی نصاب داخل ہے مثلاً مُشتے نمونہ از خروارے بچشمِ انصاف ملاحظہ کریں اور بتائیں خدا کیواسطے بتائیں کیا ایسے ہی اعتقاد تعلیم کرنیوالے کو بیدین۔ ناستک اور دہریہ کہتے ہیں؟ لیجئے دیکھئے دنیا کی بے ثباتی اور معبودِ حقیقی کی شان

چوں نیست بہر چہ ہست جز باد بدست — چوں نیست بہر چہ ہست نقصان و شکست
پندار کہ ہر چہ ہست در عالم نیست — " " " " نیست در عالم ہست

با بط می گفت ماہی در تب " " " "
گفت کہ چوں من و تو گشتیم کباب — بود از پس مرگ من چہ دریا چہ سہ

یا یہ کہ۔

غافل بچہ امید دریں شوم سرا — بر دولت ایں دل منہ از بہرِ
ہر گاہ کہ خواہی کہ نشیند۔ از پا — گیرد اجلت دست کہ بالا پیب

انتہائے توکل

در دہر ہر آں کہ نیم نانے دارد — وز بہرِ نشست آستانے دارد
نے خادمِ کس بود نہ مخدومِ کسے — گو۔ شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

خالق کے حضور میں مخلوق کی ندامت۔

یہ بالکل نرالا مضمون ہے جو مجھ بے برگ نے آج تک کہیں نہیں دیکھا ؎

با نفس ہمیشہ در نبردم چہ کنم — وز کردۂ خویش دردمندم چہ کنم
گیرم کہ ز من در گذرانی بکرم — زیں شرم کہ دیدی وچہ کردم چہ کنم

اے سبحان اللہ۔

جو تھوڑا ہنستے ہیں وہ بہت روتے ہیں۔

گل گفت بہ زلفائے من روئے نیست — چندیں ستم گلاب گر بارے چیست
بلبل بزبانِ حال با او می گفت — یک روز کہ خندید کہ سالے نگریست

لیجئے اب دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر خیام کی حمد و نعت بھی سن لیجئے۔ واللہ یہ وہ رباعی ہے جو ہر بندۂ خدا کو اپنا وظیفہ بنانی چاہیئے ؎

شائے درے کہ درکشائندۂ توئی | رہے کہ رہ نمائندہ توئی
ہیچ دستگیر ے ندہ | ہمہ فانی اند و پائندہ توئی

تنگِ مور نور ہست از تو | در پائے ضعیفِ پشہ زور ہست از تو
ت تو سزا است مر خداوندی را | ہر وصف کہ ناسزا است دور ہست از تو

عد کے بعد خاتمے کی نعت

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات | بے روئے تو نیست در جہاں آب حیات
از جان و جہان و ہرچہ در عالم ہست | مقصود توئی و بر محمد صلوات

آیئے۔ اب اُس شرابِ مصفا۔ اُس طیب و طاہر زُلال کی بھی ایک چسکی لگا لیجئے جسے خیام رات دن پیتا تھا لگے ہاتھوں اُس کے محبوب ساقی کی بھی زیارت کر لیجے۔ بشرطیکہ آپ کی مادی آنکھیں اُسے دیکھ سکیں۔ بس اسی پر خاتمہ ہے اور یہی قولِ فیصل ؎

اے دل مئے معشوق مکن در باقی | سالوس رہا کن و مکن زرّاقی
گر پیرو احمدی۔ خوری جامِ شراب | زاں حوض کہ مرتضاش باشد ساقی

اے سبحان اللہ! اَلحقُّ یَعلُو وَلاَ یُعلیٰ۔ بس اس سے زیادہ صاف و پاک عقیدہ اور کیا ہو سکتا ہے جو سقاھم ربّھم تک پہنچا دے۔ اگر اب بھی خیام دہریہ۔ بے دین اور لامذہب ہستی تھا تو میں ہزار بار قربان ہوں اس بے دینی پر۔

آغائی ترجمہ خیام کی چند خصوصیات۔

آخر میں اب میں خمخانہ خیام جلد اول کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہوں اس ترجمے کی چند خصوصیات ہیں جن کو پڑھنے سے پہلے ہر ناظر کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔

(۱) میرے خیال میں اس ترجمے کو وہی احباب چٹخارے لے لے کر پڑھ سکتے ہیں جو فارسی زبان اور اردوئے معلّےٰ دونوں پر عبور کامل رکھتے ہیں۔ ورنہ یک طرفہ ڈگری دار اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

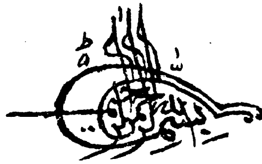
(۲) ناظرین ترجمہ۔ سب سے پہلے اصل رُباعی کے الفاظ اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں اُس کے بعد ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) یہ بھی واضح رہے کہ یہ لفظی ترجمہ نہیں مکھی پر مکھی مارنی مجھے نہیں آتی نہ فارسی الفاظ کو اردو کی شکل میں لاکر بجنسہٖ رکھدیا ہے۔ نہ رباعی کی کوڑی بھر بحروں میں سے جہاں تُک لگا ایک سنبھال لی ہے بلکہ صرف ایک ہی عام بحر میں تمام رُباعیوں کا ترجمہ حاضر ہے۔

(۴) شعرائے عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ ناچیز ترجمہ ایطائے خفی و ایطائے جلی مُردّف و غیر مُردّف۔ تنافر الفاظ وغیرہ تمام قیود سے اصل کی طرح آزاد ہے اگر اسے ملاحظہ کی عزت بخشیں تو صرف مطالب نگاری کو عین مقصود سمجھ لیں۔ والسلام

ہوئے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے
پلک پر اپنے آنسو صبح پیری کا ستارا ہے

عاجز کمترین آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رح لاہور



خمکدۂ خیام

یعنی

جلدِ اوّل

ترجمہ منتخب رُباعیاتِ عُمر خیام نیشاپوری

(رُباعی کا ترجمہ رُباعی میں)

(رفاہ عام سٹیم پریس لاہور باہتمام بابو نورالحق)

([illegible])

بزبانِ حال

تنہا ہوں دور سے کہ وہ پا نشیں تو ہوں
پنہاں ہوں ہر سے کہ وہ نما نشیں تو ہوں
میں ہیچ سہی مگر پیچ و تاب نشیں تو ہوں
کاشانۂ ہمہ خوانی اندوہ نشیں تو ہوں

حکیم خیام

[illegible]

جل شانه

در دیده بینش که پر نور است از تو

ورای ضعیف اندیشه دور است از تو

خداوندی را

ذات تو منزه است از تو

وصف کز نامنزه است دور است از تو

[illegible]

پیغمبر کہ نگہ بیں تیر از دور
چیونٹی کی ذراسی آنکھ میں تیر از دور
منگھ سے ضعیف پا تو ولیکن تیر از دور
بخشا ہے خداوندی نے لائق تری داد
شاہنشہ کہ آباں میں نہ تہ سب دور

زبدۃ الشعرا

من رباعیه

ساقی قدحی که بی تو عالم ظلمات
جز بادهٔ تو نیست در جهان آب حیات
از جان و جهان برحق تو در عالم هست
مقصود توئی و بر محمد صلوات

کتبه [illegible]

منجملہ نسب

الا ساقیا ساغر آب حیوان ظلمات

کہ آں آب حیات

جرعۂ بیز نور کہ سب ہے

یہ جان و جہان اور جہان کا سبب ہے

مقصود توئی ہے محمد پہ صلوات

افسر الشعراء

[illegible]

[illegible]

آئی نہ پیدا صبح سی رنگینی سے

اے زندگی شراب جوانی سی (۱)

اٹھ جلد بھر شراب سے ساغر غم

سبنت اچھلک جانہ پیمانے سے

افصح الشعرا

(۱) سی بمعنی مانند۔

از من بشنو

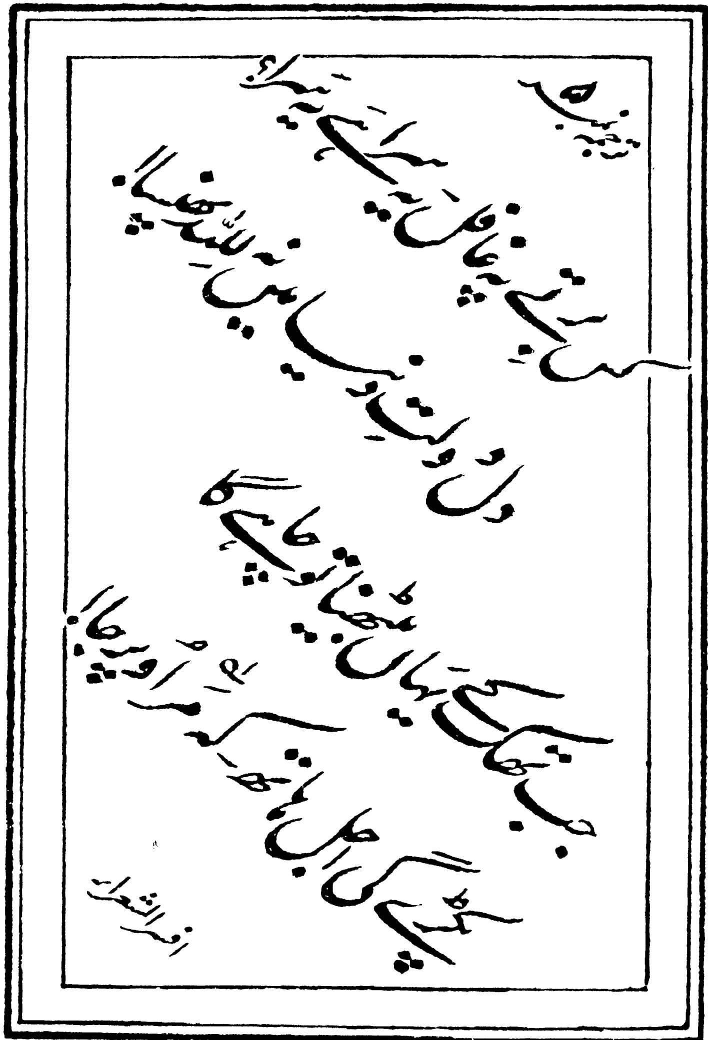
تا نفکنی بیکی امید و بیم تیشه سر

بر دولت این دل منه از بهر جان

بنگاه که خواهی گشت نشینی از پای

پیداست طلبت دست که بالایی

حکیم خیام



لہ مر یعنی دفع ہو۔ اس خاکدانِ عالم سے نکل جا۔

هم از او

گویند کسان که دوزخی باشد مست
قولیست خلاف دل در آن نتوان بست
چون عاشق و مست دوزخی خواهد بود
فردا بینی بهشت همچون کف دست

حکیم خیام

ضمیمہ بند

سب کہتے ہیں مجھ کو دوزخی ہے مستان

واں کوئی نہیں سنتی بات یہ بے ایمان

جب عاشقِ مست دوزخی سب بھیجے

کس کے لیے جنت بھی کھلی ہے میدان

از شمس الشعراء

له یعنی الزام ۔ ۵۲ صاف ۔ صفا چٹ ۔

در زمین ...

گر نخوردی طعنۂ زرانِ مستان را

تو بہ سر نیم یزدان را

رو بستِ دل

نخوردہ ام

گر من

سرکنی آستان را

وقفِ پای

صد کارزی سرکنی علاج مستان را

کمترین خادم

[illegible]

گر باده خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمی ساده رخ خندان خور
بسیار مخور ورد مکن فاش مساز
اندک خور و گه گاه خور و پنهان خور

حکیم خیام

پیہم جب

ہے مشتعل بنا صاحبِ ہوش

کیسے نہیں ہیں کہ خموش

پابندیِ صورت

سرمست ہے غلط نگاہ فاش ہی

چھوٹی سی ہے جھلک ہی پیدا ہو فاش

افسر الشعرا

غزل نمبر ۹

[illegible] گل

[illegible] بلبل

با نالهٔ عندلیب و صوت بلبل

[illegible]

[illegible] شیشه [illegible] قلقل

[illegible]

پیچیدہ بند سے کیا
[illegible] سے کروں

کا جھگڑا[۱] سے کیا
نفس سوں [illegible] سے کروں

جا بس نفس [illegible]
بے انت ہے کا بخت صید[illegible]

[illegible] ہے مرن[۲]

نا کا کہ تو عیش و نگاہ [illegible] سے
جب تیں کیا وہ نفس کو دیکھا [illegible]

[illegible]

[۱] بمعنی لڑائی - [۲] مرن یعنی ندامت - شرم

[illegible] الله

[illegible] جانها

[illegible] جانها

[illegible]

[illegible] وشانها

[illegible]

کتبه [illegible]

تیئیسواں

بیتے کہ کہاں تین سو عابد
واقف ہی نہیں کہیں سے کتاب

کس طرح سے اپنی کہاں تیری
دل میں کہیں ہے

از مصنف

[illegible]

چه حاجت که گویی که سرو و بالا بلند است

چو آن لاله رخ

بنشین که در ...

مطلق ... است

تماشای سروش ...

[illegible]

بیچیدہ بام

قدرت نے مجھے حسن دیا تھا لیکن

رخ پھول سا قد سرو سا پیشانی چاند

پیدا یہ کمال کر کے کسی نے سینے

نقاش نے کھینچ کر اسے شعور الہیولیٰ

از سرشار

[illegible]

[illegible]

[illegible] طلب

[illegible] طلب

[illegible] آب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جانان این دو زلف تو بتیره کاریم

بر سر چو دو سر کمان این داریم

سرگشته دو دایره وار

بر نقطه روا نیست بیرون آییم

تا آخر کار سر به پرگار آریم

[illegible]

بجواب شیفتہ

یہ نگاروں کی صورتیں ہیں یہ آئینہ دلوں میں
بیٹھی ہیں

اس لفظ کے نقشے ہیں دلوں میں
مضمون ملتے نہیں

از استاد الشعراء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس وقت تک [illegible]

جب تک [illegible]

زبدۃ الشعرا

[illegible]

مسجد میں خلوص کی کمی ہے یا رب

سجدے وضعداریاں نہیں ہوں کا ثنا

نگاہ وہ پیالہ سے جُرم اچھا کا تھا

وہ جو پیکر آب و گل ہوں لیئیے

[illegible]

بجیب ما

بے بادہ تاب انس نداریم

اکنون بہ نیستی چو برون کشیدہ ایم

ساقی کجا است آن گل صد برگ جوانی

آورد اندکی بہ پیمانہ ایم

صحبت بہم

زبدة الشعرا

هزل نمبر ۱۸

من در رمضان دوازده کیلی می‌خوردم

تا کمن نه بتری کسی نمی‌خوردم

[illegible] پیچ بود

انگشت دوازده دوازده [illegible] من می‌خوردم

[illegible] بود

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

با لطف می‌گفت یاری در شب خواب

[illegible] لب ناب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیچ و تاب سر پہ بیتاب

مکھڑی سے زلف کا کیا آب

تیر کی نیزی سی دو بارہ ناب

تیر کا کیا بیتاب

ساغر کی موج میں تیر آب

لالہ کی دیدہ والی تو ہے آب

کہاں جی میں ہوا ہے جو دریا میں آب

از افسر الشعراء

پیچیدہ بیاں

جب قطرہ میں ابر سے آ کے گیا
اک پیچ کا بھید ہو کے وہ نہ پایا
باہم ہوتا تھا اس سے آ کر شکار
اک پیچ سے آ کے کیا کیا پایا

از ذوق الشعرا

[illegible] نمبر ۱۲

جام و می و ساقی و [illegible]

[illegible] ترا [illegible]

این [illegible]

[illegible] شنو سخن [illegible] آمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر ۳۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غزل نمبر ۳۳

چون نیست ز هر چه هست جز باد بدست
چون نیست ز هر چه هست نقصان و شکست
پندار که هر چه هست در عالم نیست
انگار که هر چه هست در عالم هست

حسین زاده

ضمیمہ ۲۲

جز نیستی نہیں ہستیٔ عالم کو ثبات

نقصان ہے سب کو ہے زوال اک ذات

پیدا ہے کہ چھپ ہے وہ دنیا میں نہیں

پنہاں ہے کہ دیکھ نہیں سکتا وہ ہے

افسر الشعراء

۱۔ یعنی ہستئ باری تعالیٰ شانہٗ یقینی ہے۔

[illegible] ۲۴

در هر دشتی که لاله‌زاری بوده است
آن لاله ز خون شهریاری بوده است
هر برگ بنفشه کز زمین می‌روید
خالیست که بر رخ نگاری بوده است

کتبه [illegible]

بیت نمبر ۳۴

صحرا میں جمالِ لالہ ترکیب سے ہے کمال

سلطان کا حُسن لشکری قیصر سے ہے

ہوئی نفس کی زیبِ سکوں میں

تن سے ہوئی جان جسم سے جدا رہتا

زور الشعرا

از ص ۳۲۴

امروز ترا دسترس فردا نیست
و اندیشهٔ فردات بجز سودا نیست
ضایع مکن این دم ار دلت شیدا نیست
کاین باقی عمر را بها پیدا نیست

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

رباعی نمبر ۴۹

بر مرکب غم ملال میر دل شود
از قضیه کار خویش پیش مشکل شود
بس
حال دل دیگران بیاید شود
با خوشدلی تو ... حاصل شود

حکیم خیام

نمبر ۴۶

جب وقتِ عروجِ صاحبِ دل ہوگا
سب کچھ میسر بے مشکل ہوگا
جب اس کی پیش بینی سن
اس وقت کی زیر دستی سے
ہو چشمِ ہمت سے حاصل ہوگا

افسر الشعراء

[illegible]

چشم [illegible] ان زبان و چه بیست

[illegible] عاشقان [illegible] و [illegible] چه بیست

[illegible] کاش [illegible]

و [illegible] ان [illegible] الال [illegible] و [illegible]

بی [illegible] عاشقان چه [illegible]

[illegible]

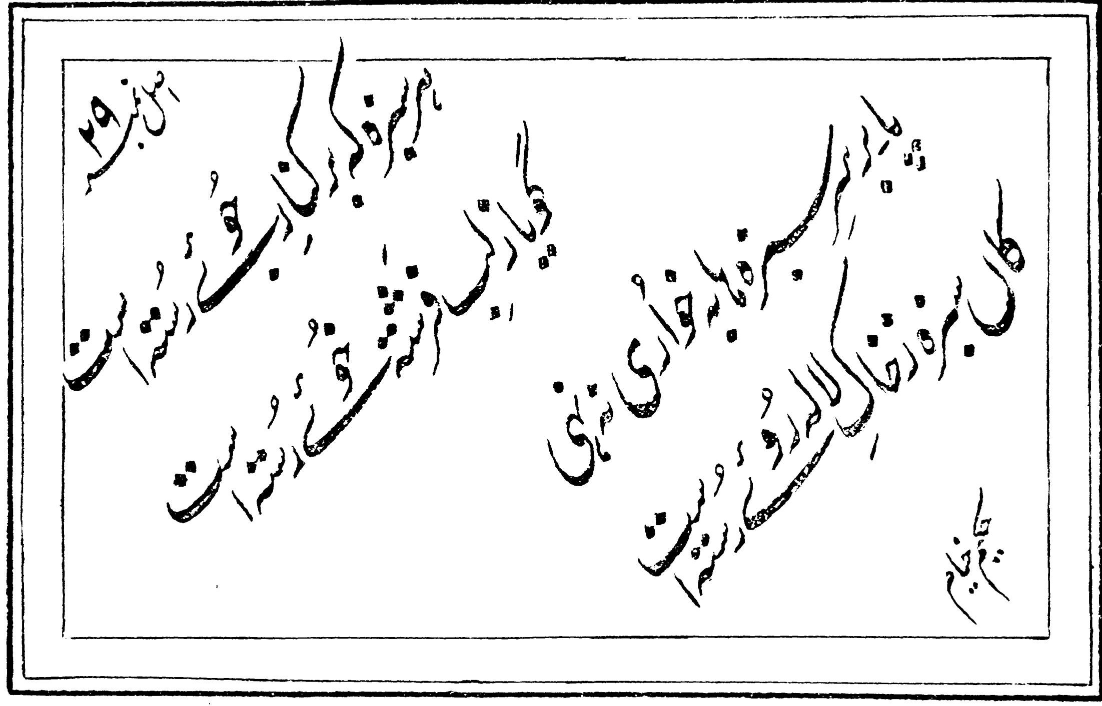
نمبر ۴۸

[illegible] جہاں

آفاق کا [illegible]

[illegible]

افسر الشعراء


۲۹
هر سبزه که بر کنار جوئی رسته است
گوئی ز لب فرشته خوئی رسته است
پا بر سر سبزه تا بخواری ننهی
کان سبزه ز خاک لاله روئی رسته است
حکیم خیام

[illegible]

آن به که درین زمانه کم گیری دوست
با اهل زمانه صحبت از دور نکوست
آن کس که به جملگی ترا تکیه بدوست
هین چشم خرد باز کنی دشمن اوست

کتبه خادم

بیٹھے بیٹھے [illegible] لعل

[illegible] لعل

پتھر [illegible]

دنیا میں [illegible]

[illegible] دوست

[illegible] پھول

[illegible] پھول

افسر الشعرا

روزی که شود اذا السماء انشقت
وانکه بود اذا النجوم انکدرت
من دامن تو بگیرم اندر عرصات
گویم صنما بای ذنب قتلت

نمبر ۱۳

جب فرشتے آسمان سے نیچے جاتے

جب روشنی ستاروں کی

جب وقت سحر گاہ

[illegible]

ابن الشعراء

صفر ۱۳۴۴

چون مردن تو مردن یکبارگی است

یکبار بمیر این چه بیچارگی است

خونی و نجاستی و مشتی رگ و پوست

انگار نبود این چه غمخوارگی است

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

رباعی ۱۳۴

[illegible]

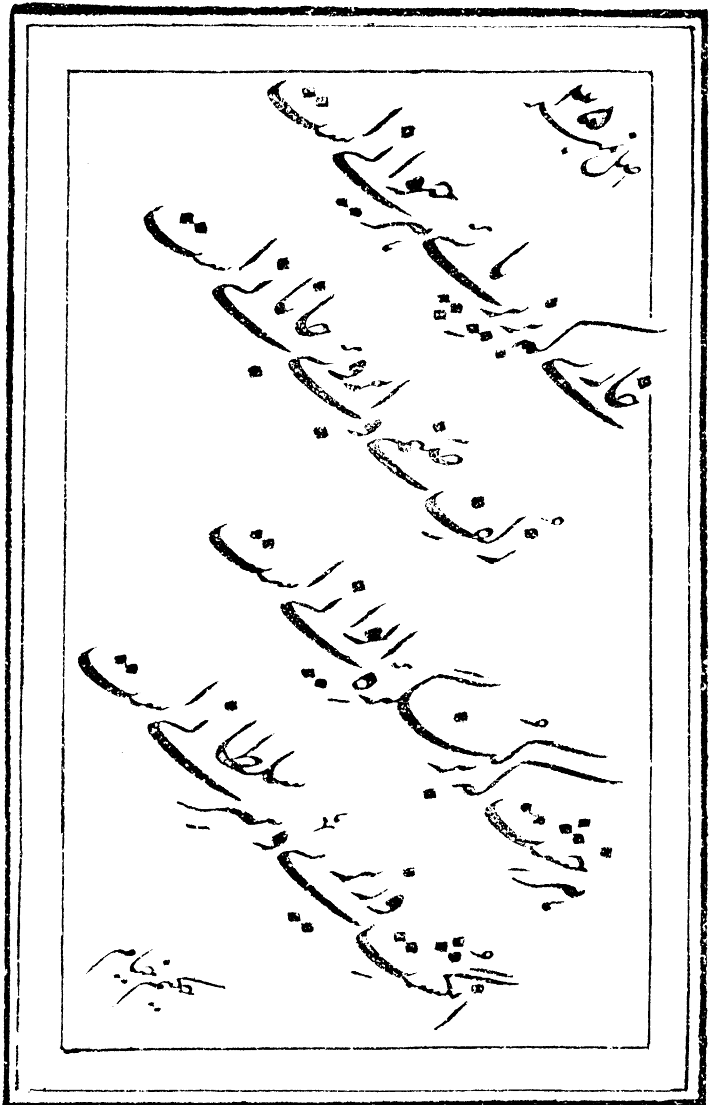
[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام

[illegible]



[illegible] سر حیوان [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

دل سرّ حیات اگر کماهی دانست
در مرگ هم اسرار الهی دانست
امروز که با خودی ندانستی هیچ
فردا که ز خود روی چه خواهی دانست

حکیم خیام

نمبر ۱۰۳ — واقعہ ہے

دل بستگی کی مرے اسیری ہے
اور موت کو بھی صید تار کا سہما

پیش
[illegible]
[illegible]

افسر الشعراء

(۱) لِم — بمعنی کہنہ — غرض و غائت —

[illegible]

[illegible]

صفحه ۳۸

نیکی و بدی که در نهاد بشر است
شادی و غمی که در قضا و قدر است
با چرخ مکن حواله کاندر ره عقل
چرخ از تو هزار بار بیچاره‌تر است

[illegible]

ترجمہ نمبر ۳۸

نیکی و بدی طینتِ انساں سے ضرور
شادی و غمی قضا قدر کا دستور
الزام نہ دے چرخ کو اے دشمنِ عقل
وہ تجھ سے ہے سو درجہ زیادہ مجبور

افسر الشعراء

[illegible]

هو

[illegible]

[illegible] الشعراء

[illegible]

هشدار که روزگار شورانگیز است
ایمن منشین که تیغ دوران تیز است
در کام تو گر زمانه لوزینه نهد
زنهار فرو مبر که زهرآمیز است

حکیم خیام

بہ نیم بسمل شور انگیز

بیمار ز ناز ستیز

تیغ دوران

ز ناز نشین

طوطی نغمہ ساز

کمالا سرکشتہ

زبدة الشعرا

عمل نمبر ۱۸

چون آب بجویبار و چون باد بدشت

روزی دو سه از [illegible] نوبت گذشت

تا من باشم غم دو روز نخورم

روزی که نیامده است و روزی که گذشت

حکیم خیام

بیت ۱۶

بیتاب ہے اپنی کسی طرح سنبھل تھا

کہا اور بھی ان عمر اپنی گھٹی[1]

کبسر

جب اپنا تو دور دور کی دیکھی بیتی[2]

حیران نہیں یا اپنی دوران

[illegible]

ے۱ یعنی کم ہوگیا ۔ ے۲ یعنی گذر گیا ۔

[illegible]

ما با یار [illegible] این پایه ز دست

[illegible] مرا دست

این هیچ [illegible]

آنکس که در [illegible] بهشت

[illegible] آتش [illegible]

[illegible]

نمبر ۲۸

جب اُن سے کہا ہاتھ کی کھلتی نہیں رسّی
باندھیں بھی تو پیچھے مری مشکیں[1] کس دی

افسوس نہ احسان اس کا بھی دنیا پہ ہوگا
جو عمر مری بے سر و مشقت میں کٹی

از ملک الشعراء

۱ـ مشکیں باندھنا ـ دونوں ہاتھ کس دینا

[illegible]

از نیزه بهر دستی ما تاختند
با نیک و بد بدنامی ما ساختند
[illegible] تیغ [illegible]
از ما [illegible] ما تاختند
[illegible] اشتر آن ما [illegible]

[illegible]

نتیجۂ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

من هیچ ندانم که مرا آنکه سرشت
از اهل بهشت کرد یا دوزخ زشت
جامی و بتی و بربطی بر لب کشت
این هر سه مرا نقد و ترا نسیه بهشت

حکیم خیام

ضمیمہ ۱۲۲

جب سے نہ تھے سایہ گیسو کا وہ جان ہمارا

ہیں حال پہ اپنے ہی پشیماں ہوں تباہ حال ہمارا

شراب و معشوق

یکتا چمن آرا شراب و آواز

سچ ہو و میر لطف میں تھے اسی آواز

افسر الشعراء

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکوست
بد کی کند آن کس که نکوییش خوی اوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو
با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

حکیم خیام

[illegible]

افسر الشعراء

اصل نمره ۴۹

مخموران سخن از ابتدای طلب است

مخموران ترک دین او است

[illegible]

قطعه

خواجه که مخفی ای است

مخموران و بستی است

[illegible]

پنجم

چھپتا نہیں ہے عشق کی ناطاقتی

پیلا ہے رنگ اب تو ہے روتی دی جھپکا

گر افسردہ نظر ہوتی ہے تو پتا

ناطاقتی سے ہے یہی ہے

افسر الشعرا

[illegible]

گویند کسان بهشت با حور خوش است
من میگویم که آب انگور خوش است
این نقد بگیر و دست از آن نسیه بدار
کاواز دهل شنیدن از دور خوش است

حکیم خیام

[illegible]

از ... الشعراء

۱۵ اکل و شرب ۔

در فصل بهار اگر بتی حورسرشت
یک قدح می دهد مرا بر لب کشت
هر چند به نزد عامه این باشد زشت
سگ به ز من است گر برم نام بهشت

حکیم خیام

نمبر ۳۸

[illegible]

[illegible]

زبدة الشعراء

[illegible]

[illegible]

عشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

اصل نسخه

فصل گل و طرف جویبار و لب کشت
با یک دو سه تازه لعبتی حور سرشت
پیش آر قدح که باده نوشان صبوح
آسوده ز مسجدند و فارغ ز کنشت

حکیم عمر خیام

پنجم بسنت

ہے فصلِ بہار بہتا دریا ہے بن

پپیہوں کا بھی جھمیلا ہے آہاہاہاہا

اس وقت چلے دور کہ کیفیتیں ہیں

سب پیچ ہیں نہ درمن کا

افسر الشعراء

لہ پچکنا۔ خم کھانا

غزل [illegible]

[illegible] دانست

[illegible] از [illegible] دانست

[illegible]

[illegible] از حکمت [illegible]

[illegible] دانست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الشعرا

[illegible]

پیش از من و تو لیل و نهاری بوده است
گردنده فلک نیز بکاری بوده است
زنهار قدم بر سر خاک آهسته نه
کان مردمک چشم نگاری بوده است

حکیم خیام

نمبر ۱۲۵

[illegible] کی [illegible] ان راتیں تھیں

[illegible] سی [illegible] پیاں [illegible] آتیں تھیں

چھپتا تھا فلک [illegible] نہیں [illegible] آتیں تھیں

[illegible] اور [illegible]

[illegible] خاک [illegible] آنکھیں تھیں

[illegible] تھیں

افسر الشعراء

حزن ۱۳۴۸

[illegible] سرمستیها

[illegible] معصیتها

ساقی! [illegible]

پیش [illegible] هیچ

[illegible] کار آید [illegible]

[illegible]

مقصود ز آدمی همین [illegible]

حکیم خیام

ساقی ابر رحمت سیرابی ایمان
شستی ابر رحمت گرد عصیان
ابر رحمت نشانی کرم ایزدی
مقصود و نقطه آدمی عرفان

زینت الشعرا

[illegible] ۱۲۸۵

این مسند لاجوردی زرین طشت

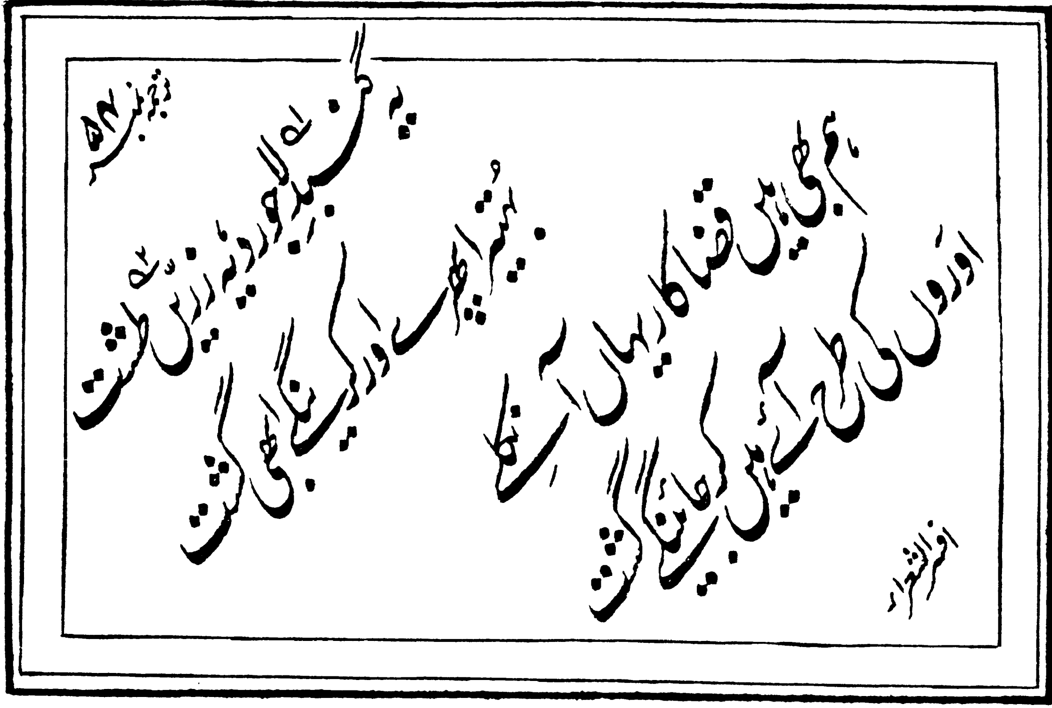
بسیار بگشت است و دگر خواهد گشت

[illegible] ز دوران قضا

[illegible] قضا سیر [illegible] گشت

ما نیز چو دیگران ...

حضرت [illegible]



ترجمہ بند ۳۸

یہ گنبدِ لاجوردی[1] زریں طشت[2]
بہتیرا چھپے اور کرے گا بھی گشت
ہم بھی ہیں قضا کار یہاں آ کے نکل
اوروں کی طرح آئے ہیں کرجانا گشت

افسر الشعراء

[1] آسمان ۔ [2] سورج

ساقی قدحی که کار عالم نیست

گر شادی ازوی نیست نشان ز نیست

[illegible]

[illegible]

نمبر ۵۸

یہ ناکس کا تحصیل ساقیا پیا غوا

کہ سب ہو گئی ایک میں سب

سر کو نکالا

جہاں میں تا از وفا عشق سر گرداں

پہ سی کا طاپہ

ہر تنبیہ ہوا

مثل نمبر ۵۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم عمر خیام

نمبر ۲۵

[illegible]

[illegible]

از نسخهٔ بابا

سیم ار چه بها یافته چون سندان است
بی همنفسان را باغ جهان زندان است
از دست شدی نقش تو ارزان است
ور گیتی از دلهای گل خندان است

حکیم خیام

کہ ہاں ہے پیچ تیغ زرفشاں ہے

نفس سے باغ جہاں زیر نشاں ہے

بخاک لالہ

دہر میں ہے نقش نشاں ہے

تجلی ہے جہاں ہے نقش ہے

از ... الشعراء

[illegible]

[illegible] عالم [illegible] عشق است

[illegible] سینه [illegible] عشق است

[illegible] عالم عشق

[illegible] عشق است

[illegible]

ضمیمہ ۸

ذوقِ عالم سوزِ معنیٔ عشق

سرِ قصیدۂ جوانیٔ عشق

سرِ نشیبِ اناالحق

اے عالمِ عشق عشق

سرِ زندگانیٔ عشق

بیکیہ

از امیر الشعراء

مرتبه ۹۵

طور است که صاحبش موسی و بیضاست

دیر است که صاحبش عیسی و بیضاست

قصر است که صاحبش قیصر گشت

طاق است که صاحبش کسری و بیضاست

کتبه [illegible]

۵۹ [illegible] موسیٰ کا

وہ طور ہے [illegible] عیسیٰ کا

وہ دیر ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

غزل نمبر ۶۰

چکیدهٔ عشق ازل [illegible] مستیم ما

رندی پیشه‌ایم [illegible] مستیم

[illegible] مشغولان

من خاطر [illegible] مستیم

این صورت [illegible]

کمینه خادم

تختیہ نمبر ۶۰

سجائے ہیں عشق کے اصل تصویر

زبانی تسبیح ان سے تصویر

بیٹھی ہیں

ہیں جام جہاں نما ہوں اس لئے

صورتیں قتل ہیں ایسی جب تصویر

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۹

و نای و آوازه قلقل صراحی چه خوش است

آواز سماع و ناله نی چه خوش است

و ز سیب و انصب و ترس مستی ناب

فارغ ز غم زمانه بودن چه خوش است

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غزل نمبر ۶۴

ساقی ما به سر یاقوت لب است

ور آب خضر بجای آب عجب است

کس نبوده که بود طالب و عیش طلب است

هیچ دل نیست که با او دو به جای طرب است

مشقِ خامه

ترجمہ نمبر ۶۲

ساقی کی ہے یاقوت سے ہونٹوں کو والا
اور آبِ حیات سے بھی بہتر ہے آب انگوری

تیری ہی ہے کان سے والا عیسیٰ ہی ہے ہمدم
پیالی کی چھلک سے ہوتی ہے کیا عیش ہوا

از ملک الشعرا

غزل نمبر ۶۳

در عشق تو از ملامتم باکی نیست
با بیچاران در این سخن باکی نیست
آن چشم سیه با عشق همه داران ست
با مردان از این قدح باکی نیست

کتبه خادم

بیت ۱۳۲

جا ہے بہشت میں تری بالا نشیں نہیں
اب جائیو نہ اس سے ایسی جگہ کہیں نہیں

قطعہ درد کا

ہے تشنہ عاشقی قطرہ دروں
با دل درد اس سے چشم ایسی کہیں نہیں

از الشعراء

[illegible]

گل گفت [illegible] روئی نیست

[illegible]

بلبل بزبان حال با او می گفت

[illegible]

[illegible]

بتحریر ۱۲۶۸ [illegible]

[illegible]

بلبل نے زبان حال [illegible]

[illegible]

اصل نمبر ۶۵

بدنامی من ز عشق بس سرگذشت
و رسی سرگذشت

ز عمر عزیز بازی گذشت

دیں عمر

ستر و دستی

من ناچکا جو ہستی کی ہستی گذشت

صد کاسہ پیالے پیچ کی دعوی گذشت

گفتہ خیام

ضمیمہ نمبر ۹۶

سوالی میری عرض سنی اوہنی گل سندی

یہ پچھی اس بیل صفتی گل سندی

ایسی تو تیتی نہیں سجن ...

شعر جناب ...

افسر الشعرا

صل نمبر ۶۶

ساقی دل من ز تیره و افسرده تر است

هر چیز ببین ز من دل آسوده تر است

گویم که من

جز چند خون دیده و دامن است

دامان تو ز گریه من آلوده تر است

کمترین خادم

نمبر ۶۶

ناقص ابتدا اول سے ہمیں مرا ہے
آسودہ کرو نہ پیرہن غنچہ صبا ہے

تنہائی ہیں اشک خون گل دران دھوں
آنکھوں سے سواد دمن انجمن اطلاع ہے

زاد الشعرا

سلہ چوڑا ابوزن تیوڑا معنی شوربہ

از ...

ساقی ار دل من ز دست خواهد رفت
سیلاب ز جو و بدر خواهد رفت
جا است
صوفی که چو ظرف آتش از جوش پر است
سر ... گردی به سر خواهد رفت

حکیم خیام

رباعی نمبر ۶۰

ساقی ابر آیا دل تھمے گا کیسے جا بیٹھیگا
دریا بے کنارا دل سے کیسے جا ٹھہریگا
صوفی کی طرح خودی سے معمور نہیں
جب پیر ہوا اپنے سے گذر جائیگا

استاد الشعرا

مثل نمبر ۶۸

ساقی اگر کسی بنده ببیند طمع ناک پیشه‌است

دریا گرچه بی‌غم است

مخموش و کم‌کیمیا پیشه‌است

نشکن جهان و بی‌جا پیشه‌است

حکیم خان

شعر نمبر ۶۸

جو سبزہ و گل آج طرح [illegible] زباں ہوا

وہ دود [illegible] نقش و پنہاں ہوا

وہ [illegible] حسن [illegible] اول [illegible] ہوا

جب تک [illegible] خاک [illegible] ہوا

[illegible] الشعرا

ص نمبر ۶۹

ساقی بیا که نسخهٔ یار دیرین مراست
با دختر رز عشق نه این مراست

گفتی که باده خوار ز دین نیست
من باده خورم که باده چو دین مراست

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۶۹

سبو بادہ کش یارِ دیرینِ ما
بہ دخترِ رز عیش پیش بینِ ما

شیخ جی تیرا ایمان کا کوئی دین نہیں
اس کی قسمت میں ہے جو دینِ ما

افسر الشعراء

[illegible]

رشحهٔ بیت

این دل از فنا کوست که حکایتش بس تماشاست

تا این پیش قیاس این [illegible] لیلی کمر کوست

رخ چلیپای طاق پیش [illegible] زلف [illegible]

[illegible] الشعرا

عمری است که مداحی می ورد من است

اسباب [illegible] دین من است

زاهد اگر [illegible] عقل [illegible] این

قومی باش که [illegible] دین

حکیم خیام

بسوی کسی که تمامی آن تماشا آورد

بیخبری که ساسان بیارایم آرد

[illegible] تعطیل پیال

زاهد اثر تماشا دارد میپرد آرد

جعفر که ترا پیش

افضل الشعراء

مرا [illegible] درد نیست

[illegible] درد نیست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

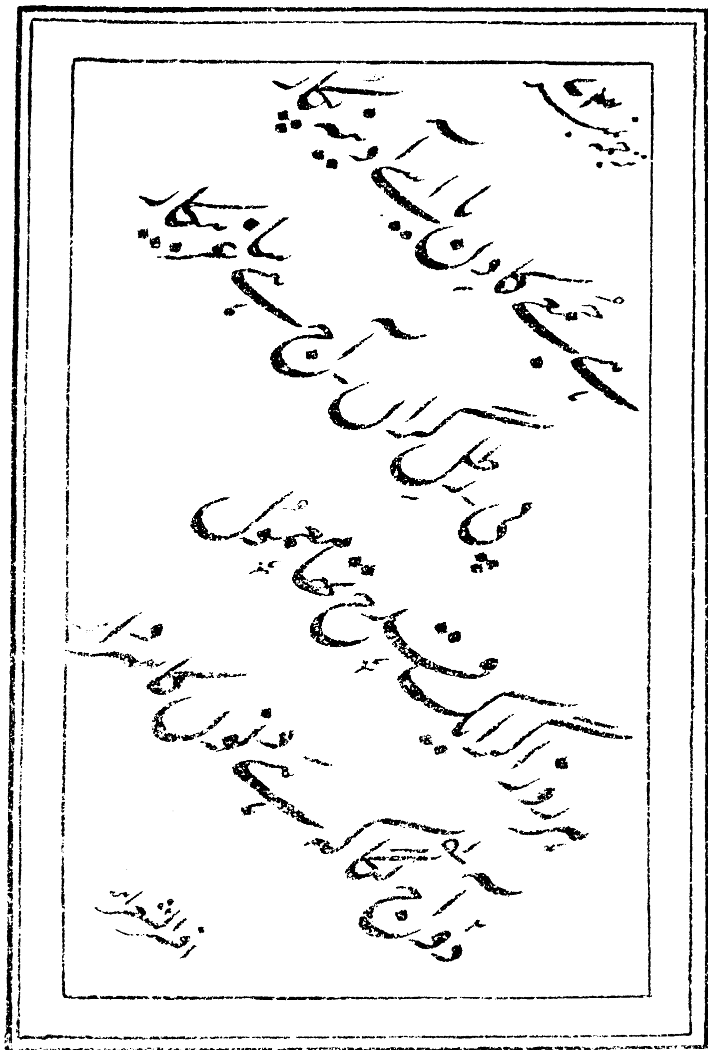
[illegible]

امروز که [illegible] اوقات ماست

[illegible]

امروز [illegible]

حکیم خیام



ف۱ مصطلح زنانہ میں پیشہ کی طرف اشارہ ہے۔

[illegible]

با مطرب و [illegible] پیش نشست

با آب روان و لب کشت نشست

با [illegible] سبزه و [illegible]

[illegible] مطلب و [illegible] پیش نشست

[illegible] که [illegible] [illegible]

حکیم خیام

پیچ بیچ ہے آسماں کا ٹھکانا

پیے مطرب وہ ساقی ہے یہی ہیں تیار

نیند بھی ہیں جوش جنوں سے

اب ہاتھ کیا ہیں اتنا روز حشر

جنت کی یہی تو نہیں اسی

از الشعراء

دنیا دیدی و هر چه دیدی هیچ است
وان نیز که گفتی و شنیدی هیچ است
سرتاسر آفاق دویدی هیچ است
وان نیز که در خانه خزیدی هیچ است

حکیم خیام

[illegible]

ای بیخبر این شکل مجسم هیچ است
وین طارم نه سپهر ارقم هیچ است
خوش باش که در نشیمن کون و فساد
وابسته یکدمیم و آن هم هیچ است

حکیم خیام

بہتر ہو گا

افسوس کہ بر سپہر ہستی نیست

افسوس کہ در جہان کسی نیست

در دائرۂ نزاع بس

آن کوس کہ ... نیست

از سر کہ و مہ سود و بھی نیست

از ملک الشعرا

لہ زمین ۲ہ آسمان ۳ہ جھگڑا ۴ہ ڈنکا۔

مثل زنبات

خوبی ز مه و فغان الفان از جیب دو راست

بخواه که ... دین آراست

گوینده بخواه باده

چون دادو ... بسته ... عادت ... است

با تشنه بخواهم خون عادو ارادو

کمینه خیام

[illegible] تا الکمر پیشہ [illegible]

[illegible] تیری [illegible]

[illegible] پیتی [illegible] دشمن [illegible]

[illegible] دشمن [illegible]

جب تک کہ نہ پئیں دشمن کا خون

والسلام

[illegible]

ابر آمد و زار بر سر سبزه گریست
بی بادهٔ ارغوان نمی باید زیست
این سبزه که امروز تماشاگه ماست
تا سبزهٔ خاک ما تماشاگه کیست

زینب [illegible]

[illegible]

... الشعرا

[illegible]

نمبر ۹۰

وہ جب سے نہیں نکال کے پیالا ڈھالا

واقف تھا کہ عمر بھر سے مے کو پیتا ہوگا

سر کمی آگاہ

کہ ہم نہیں ایسے کہ پینا طلا طلا لیا

جب یہ پیتا

از ... شہر

مثل نمبر ۸۰

بر لوح نشان بودنیها بوده است
پیوسته قلم ز نیک و بد آسوده است
در روز ازل هر آنچه بایست بداد
غم خوردن و کوشیدن ما بیهوده است

عمر خیام

نمبر ۸۰

بہ لعل حسین نقش پیش نہاں ہیچ [illegible]

از اظہار [illegible]

جو بیٹھا پھر نہ اٹھا وہ [illegible]

اب غم [illegible] اور [illegible] جب [illegible]

از [illegible] الشعراء

رباعی ۸۱

اکنون که جهان را بخوشی دسترسی است
هر زنده دلی را سوی صحرا هوسی است
بر هر شاخی طلوع موسی دستی است
در هر نفسی خروش عیسی نفسی است

حکیم خیام

رنجیدہ ۱۸

پیوستہ ہے کرۂ روح سے آیاتِ کلیمی

حالانکہ فنا ہی سے لطافت ہے لطیفی

نشانہ مراد عمل

ہے نور مریم عیسیٰ سے ہے مراد عمل

ہمت ہی سے ہی تو باقی ہے کوئی

از میر الشعراء

۸۲

گر دل ببرد عشوه‌فروش سودهاست

چیزی که ز پیش بالا سودهاست

دیدی سودهاست

دوزخ که ازین بیش سودهاست

ور دو روزِ نفع و وفا سودهاست

کتبه ...

نمبر ۸۲

گر دو دل [illegible]

جمعیت [illegible]

دو زنجیر [illegible]

[illegible] الشعرا

در خواب بدم مرا خردمندی گفت
کز خواب کسی را گل شادی نشکفت
کاری چه کنی که با اجل باشد جفت
می خور که بزیر خاک میباید خفت

حکیم خیام

نیتِ بد سے نہ پوچھو کہ

ستو تا کھاتی ہیں اک اک نرم

ناداں اپنے نیت پیچ ہی میں ہوا

ہمیشہ کل

وہ کام نہ کر جو ہو وبال کا

اظہار اپنا حال نہ بن

اطہر ططط ط

افسر الشعراء

[illegible] چیست

[illegible] چیست

چون صبح [illegible] هوای

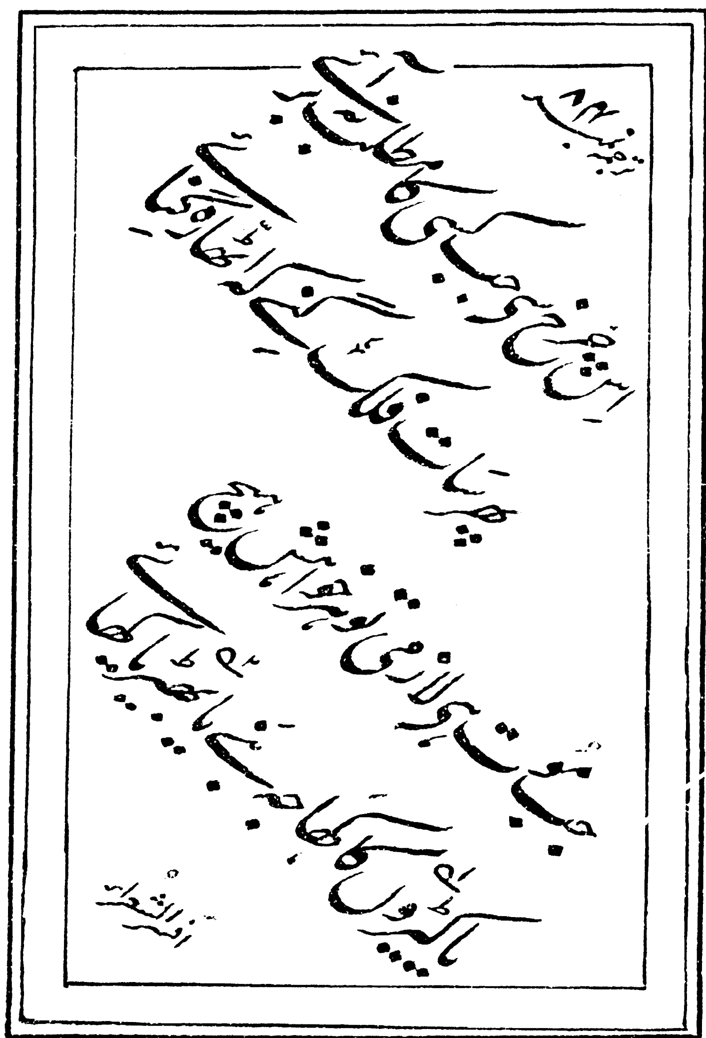
[illegible] هوای

[illegible]

چون باد [illegible]

[illegible]

کتبه [illegible]



ے یا قبر میں کیڑے کھا جائیں ۲ے یا جنگل میں بھیڑیا چیٹ کر جائے۔

مثل نمبر ۵۸

این کهنه رباط را که عالم نام است
آرامگه ابلق صبح و شام است
بزمیست که وامانده صد جمشید است
قصریست که تکیه گاه صد بهرام است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸

پیدا کیا اضداد سے جب کل عالم تمام
آسودہ جہاں ہوئے باتفاق صبح و شام
از بس کہ ہیں حسن میں ستم شعبہ شعبہ
از قصہ حسن عشق میں صدہا ابہام

از ملک الشعرا

۸۶

[illegible] ۸۶

[illegible]

[illegible]

پیش از من و تو ... بوده است

کآفاق ز جمله ... بوده است

زود آ ... بوده است

خاک تو ... بوده است

حکیم خیام

نتیجہ نمبر ۸۴

ہم سے بہت مروّت دوراں تھی سی

آفاق میں انساں کے سبب تھی سی

از بسکہ [illegible]

از طلب میں [illegible] تھی سی

مستی میں تری ہی

افسر الشعراء

[illegible]

نمبر ۸۹

اُس سے اے صبح و ضیائے طلعت نہیں
بیتاب ہے کسی سے یار کی تپش نہیں
بیدل کر داُلفتن
[illegible]

[illegible] الشعرا

مثل نمبر ۸۹

[illegible]

ضمیمہ نمبر ۹۸

صحرا بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

غزل نمبر ۹۰

من بندهٔ عاصیم رضای تو کجاست

تاریک دلم نور صفای تو کجاست

ما را تو بهشت اگر بطاعت بخشی

این بیع بود لطف و عطای تو کجاست

[illegible]

بیت ۹۰

پایا ہی تیری رضا ہے وہ کرماں

پایا تیرا دل صفا ہے وہ کرماں

سکہ بہشت بنی ہے سے نشاں

اجرت بدلی ہے لطف و عطا ہے وہ کرماں

از ... الشعراء

از صحبت او

با دل که درو وفا نیست یکی نیست

بیچاره همه عمر غمین نیست

چون فارغ خاطری که نتوان دارد

با این همه حیرت اسباب عیش است

نمبر ۹۱

جب دل میں ترے پیار کی شعلہ فشاں تھے ہم

نادم ہیں ستم پر ترے دنیا میں

آزاد ہیں کس پیش سے دو عالم ایوان

تابع ہیں جو

افسر الشعراء

غزل نمبر ۹۲

نفس ہوس کش خاطر بہ تیغ ناز است

جہاں کہ پیشِ سالک زی ز خود ہیچ است

زو شنو پیچ

روبہ صفت است ز نوا گوش دادہ است

ز شعلہ بیکس و از وی ز گل خمار است

حکیم خیابانی

[illegible]

افسر الشعراء

[illegible] ۹۲

بیگانه اگر وفا کند خویش منست

ور خویش جفا کند بد اندیش منست

گر زهر موافقت کند تریاک است

ور نوش مخالفت کند نیش منست

کتبه حبیب

نمبر ۳۹۰

بیگانۂ وفا سے تو ہے وہ دنیا

اپنا ہو وفا سے تو کیونکر پیشن

دل اپنا نہیں ہو وفا سے تو سعی

امید ہی بن رہا ہے اس سے تو نہ رہا

نواب الشعراء

اصل نمبر ۹۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتبہ [illegible]

نمبر ۹۰

جب تک [illegible] صانع صنعت

[illegible] فائق صنعت

کیوں ہے [illegible]

[illegible] صانع صنعت

افسر الشعراء

صفحه ۹۵

تا بتوانی غم جهان هیچ مسنج

بر دل منه از آمده و نامده رنج

خوش می‌خور و خوش بخش و مدار اشکنج

با خود نبری اگرچه بسی داری گنج

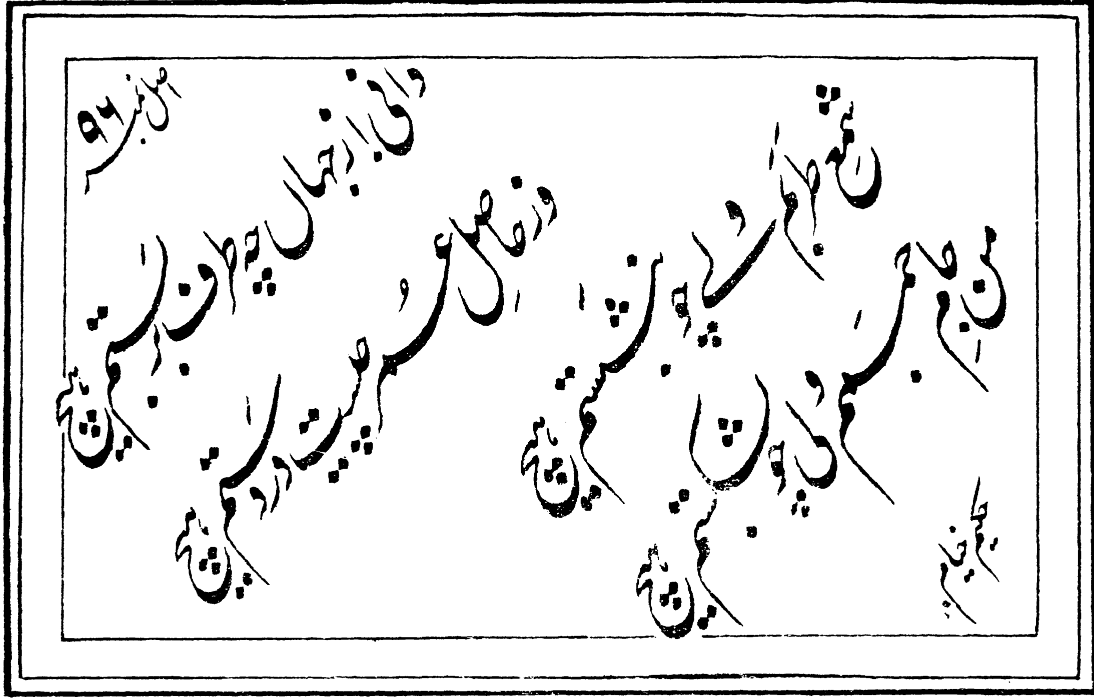
[illegible]

نمبر ۱۹۵

مطلق نہیں ہے گردِ دوراں جہاں کی تجھ میں
تنکی ہے عرفان نے اغنیا کو ہیچ جانا تجھ میں

ملی شوق سے یارب کے دل طالب
بنا رستے کی دولت لہ جابی

از ... الشعراء


دانی ز جهان چه طرف بربستم هیچ
وز حاصل عمر چیست در دستم هیچ
شمع طربم ولی چو بنشستم هیچ
من جام جمم ولی چو بشکستم هیچ
حکیم خیام

نمبر ۹۶

سمجھو میری باتوں کو کیا کیا پیچ ہیں

تیار ہے ہاتھ کیا کیا پیچ ہیں

کس میں

سچی

بات میں

پیچ میں سے پیچ ہیں

پیچ ہاتھ پیر کہ جان کے پیچ ہیں

ارشد الشعراء

رباعی ۹

ز آوردن من نبود گردون را سود

وز بردن من جاه و جلالش نفزود

وز هیچ کسی نیز دو گوشم نشنود

کاوردن و بردن من از بهر چه بود

حکیم خیام

۹۶

الٰہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الشعراء

مثل نمبر ۹۸

ذوق نیش گل ز نیش خار نمی‌ارزد

[illegible] کلاه سر نمی‌ارزد

سر باده [illegible] تا نشود

یاران که از همه [illegible] ارزد

انصاف بین که [illegible] نمی‌ارزد

نمبر ۹۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصل نمبر ۹۹

آن کس که زمین و چرخ و افلاک نهاد

بس داغ که او بر دل غمناک نهاد

بسیار لب چو لعل و زلفین چو مشک

در طبل زمین و حقهٔ خاک نهاد

[illegible]

٩٩

زبدة الشعرا



[illegible]

[illegible]

لہ گنی کر یعنی ٹال سے چشم پوشی فرما۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام

نتیجہ ۱۰۲

ہوا اس کی ہے آستیں و دل و جاں ہے صبح

کہ دونوں جو قسمت سے ہے تیری ہمیں ہے صبح

زباں میں کس کے ہے تو دوزخ و دل صل

وہ صحبت اک ساعت کی ہے

از ملک الشعراء

جان بسته [illegible]

چون زرق [illegible]

پیش [illegible] شمشیر

آسوده ز بهر تیغ بسته می باید

آزاده ز بهر تیغ بسته می باید

کتبه [illegible]

بسم اللہ

قسمت میں جو تھی کہ دنیا سے بہت

ذرہ نہ ملا کسی کا ہم کو اصلا

ہر چند بہت سی تری تھی مانی

جب تک کہ داغ دل کا دیا نا تھا

افسر الشعراء

ناکرده گناه در جهان کیست بگو
آن کس که گنه نکرد چون زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دهی
پس فرق میان من و تو چیست بگو

حکیم خیام

ناکردہ گنہ کون دنیا میں ہوا؟

جس نے نہ کیا پاپ وہ کس طرح جئے

مجھ سے ہو بدی تو اس کا بدلہ دے برا

تجھ میں بتا اور مجھ میں پھر فرق کیا ہے

آنها که کهن شدند و اینها که نواند
هر یک بمراد خویش یک یک بدوند
این کهنه جهان بکس نماند جاوید
رفتند و روند و دیگر آیند و روند

حکیم خیام

۱۵۸

صبح ہی ہیں نو عمریں اپنی صبح ہوں ہم
سب وقت گذار دیں اپنی اپنی

عالم میں کسی کے کبھی بھی نہیں
جاتے آتے ہیں آتے اور جاتے

استاد الشعرا

آنکس که چو ما ز سر [illegible] و [illegible] آگه بود

وانگاه چه [illegible] از رو [illegible] نا آگه بود

آنگاه که این جهان [illegible] طرازنده [illegible]

پیش از [illegible] دم [illegible] و دانا آگه بود

نتیجہ ۱۰۶

سے نکلے نہ پائے

کچھ جو مرا تیرے ساتھ سلوک ہے

کس وقت ہنستی ہیں

ابھی ہو چکے ہیں

پچھلے پہر تیرا سامنا ہوا

پھر دو پہر دانا

از ملک الشعراء

از منزل کفر تا بدین یک نفس است
وز عالم شک تا بیقین یک نفس است
این یک نفس عزیز را خوش میدار
کز حاصل عمر ما همین یک نفس است

حکیم خیام

نجیب بنارسی

وہ مرد نہیں جو ہٹ جائیں پیچھے

[illegible]

الٹے سے ستمگاری کے آگے جان

[illegible]

زبدۃ الشعرا

له ٹپکے یعنی ڈر سے خم کھائے

[illegible] می باید

[illegible] می باید

امروز [illegible]

[illegible] هیچ است [illegible] می باید

حکیم خیام

بقیہ نمبر ۱۰۸

سنتے تھے کہ مرد و زن دوئی کا باعث ہیں واللہ

ہائے ری یہ ابھی

آج اپنے زمانے میں عجب نوبت

وہ سب ہیں فضول خرچ خدا را پیدا

از انیس الشعراء

[illegible] باشد

[illegible] باشد

صد [illegible]

گل جامه دران و بلبلان نعره زنان

[illegible] چنین وقت [illegible] باشد

[illegible]

نمبر ۱۰۵

دیکھیں صورت جو صحن ادھی پھوٹیں

تو بیٹی عصمت جان بدن ٹوٹیں

نواب

گل پھول کھلے ہوں اور چہکیں بلبل

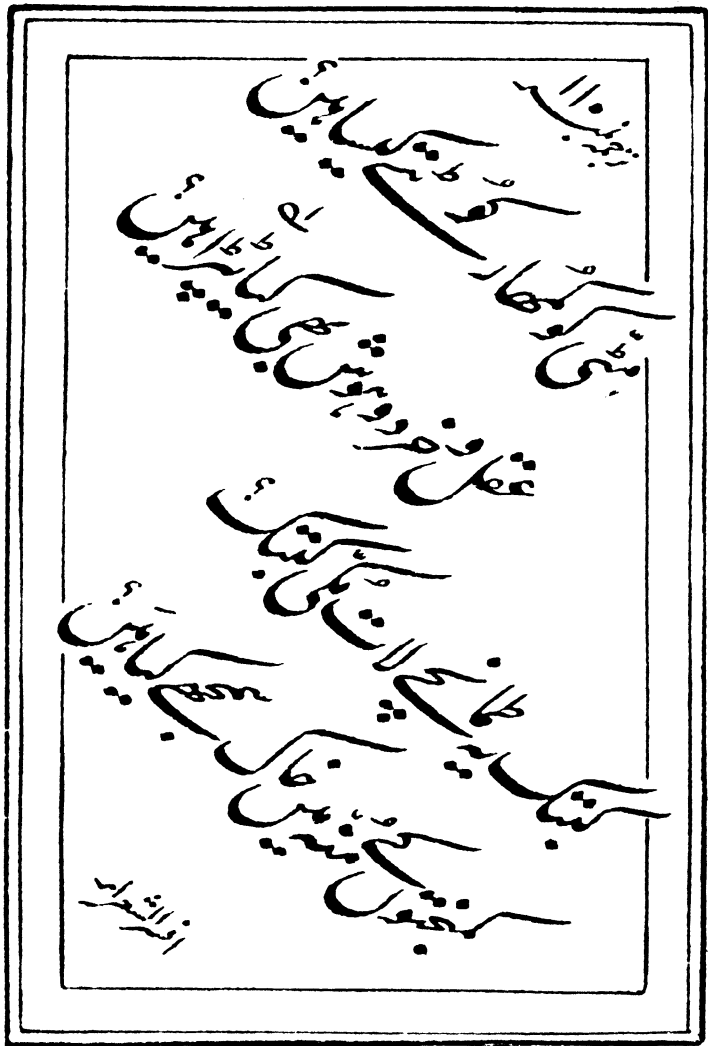
تو بیٹھ کے لالہ اس وقت میں نقشے دیکھیں

رئیس الشعرا

از نسخهٔ ۱۱

این کوزه‌گران که دست در گل دارند
عقل و خرد و هوش بر آن بگمارند
مشت و لگد و طپانچه تا چند زنند
خاک پدران است چه می‌پندارند

کتبه خادم



لے پیڑا ۔ یعنی نیست و نابود ہیں۔

عمل نمبر ۱۱۱

[illegible] کوزه [illegible] مقصود
[illegible]
[illegible] وجود
[illegible] بود

حکیم خیام

۱۱۱ بتیں

کوزہ جب ہے لبالب تو چھلکتا ہے ضرور

یعنی ساغر بھی بھرا

جب سبو بادہ سے کم ظرف ہے لبریز ہوا

پھر پیمانہ بھی ناطاقتی سے لبریز

از ابو الشعراء

۱۲۱۱

[illegible] بنوای

[illegible] نکو نوای

ما خسته دلیم [illegible]

[illegible] آب حیات

گر چشمه [illegible]

از صحبت [illegible] نوای

[illegible]

۱۲۱۱

افسر الشعراء

[illegible]

[illegible]

کیا ہے شیخ ہو یا برہمن بتاں ہیں

بازار عشق کے خود فروشاں ہیں

عقل کی حقیقت

تا ابد پیدا اس کی کر دواں ہیں

بحق کے مدعی ہیں وہ سکندراں ہیں

[illegible] الشعرا

هو الله

آنان که ز نسخه جهان آرایند

وقت است که از سر سخن بنمایند

سوی ضعفا ز تیغ ...

عیسی نفسان ز افلاک برون آیند

چشمی ... بیدار ...

مشقه الفقیر

[illegible]

[illegible] ثناخوان حسین [illegible]

عیسی نفس [illegible]

[illegible]

افسرالشعرا

گردون ز زمین هیچ گلی بر نارد
کش نشکند و هم بزمین نسپارد
گر ابر چو آب خاک را بر دارد
تا حشر همه خون عزیزان بارد

حکیم خیام

نمبر ١١٥

پیچ پیچ زمیں کا ہے کبھی گردوں کا
جب تک ہے تیزی تیزی پائے

کھو جائے گا ساتھ اپنے
اس راہ میں نشیب بھی آئے

ہاتھ ہیں عن جان

از استاد الشعرا

[illegible] ندارد

[illegible] ندارد

[illegible]

[illegible] ندارد

حکیم خیام

بدنصیب والا ہے رکھتا ہے
کسی کا سہارا جو یہاں رکھتا ہے
اور بیٹھنے اٹھنے کو مکاں رکھتا ہے
خادم کسی کا نہ کسی کا مخدوم
وہ چین سے بیٹھے جو جہاں رکھتا ہے

افسر الشعراء

وله ایضاً

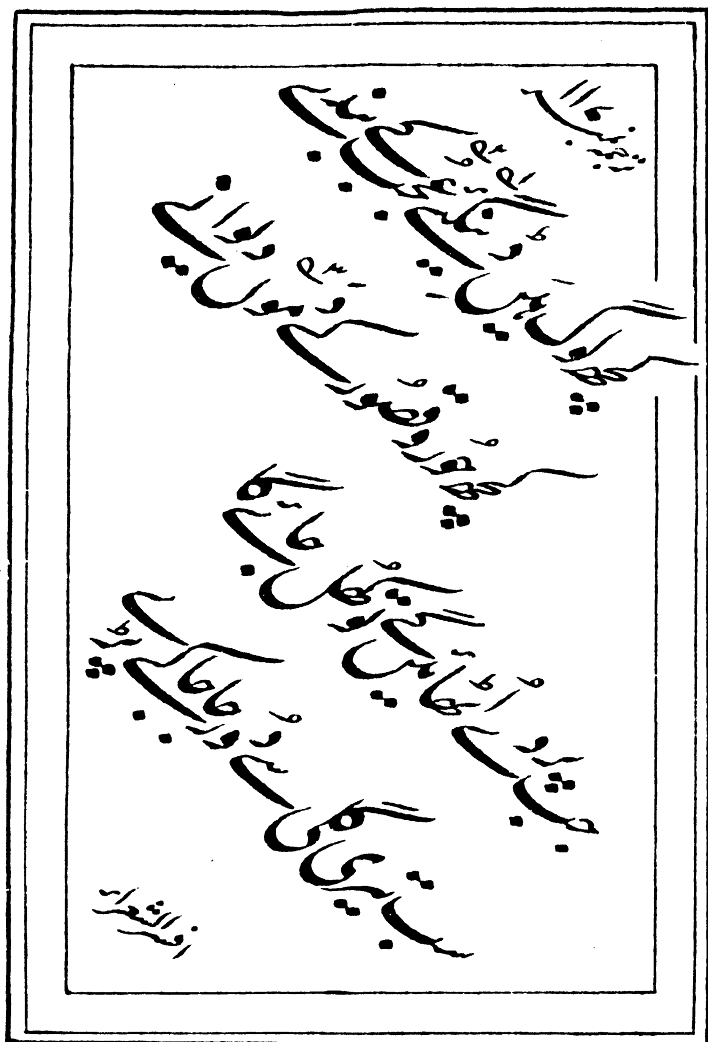
قومی ز گزاف در غرور افتادند

قومی ز پی حور و قصور افتادند

معلوم شود چو پرده‌ها بردارند

کز کوی تو دور دور افتادند

حسین خانم



۱ ڈینگیے شیخی باز ۲ غرور ۳ فدائی۔

مشق نمبر ۱۱۱

[illegible] بیش باشد

[illegible] بیش باشد

از باده [illegible]

[illegible]

[illegible] بیش باشد

[illegible]

حکیم خیام

[illegible] ہوا
تو نہیں [illegible] کا [illegible]
اب جو امریکا بدل [illegible]
اور پھر فضا ان میں نئی تہذیب [illegible]
[illegible] کہاں باقی [illegible]

از لسان العصر

عمل سنه ۱۱۹

وقتیکه طلوع صبح ازرق باشد
باید بکف جام مروّق باشد
گویند که می تلخ بود در همه حال
باید بهمه حال که می حق باشد

حکیم خیام

ستمبر ۱۹۱۱ء

جب وقت پڑا پھیکی سی آن بان سج دھج کی

اس وقت یہ ہاتھ میں ہو الا اللہ ہی

سب کشتی میں ہیں جال میں ہیں تنگ ہوا

سب پڑے ہیں ایک جال میں ہیں وقت کھڑی

افسر الشعراء

چون نیست بما [illegible] ز [illegible] نیز نبود

از باده پشیمان [illegible] نیز نبود

می خوردن و [illegible]

می خوردن [illegible]

گفتی که [illegible] اختیار [illegible] نیز نبود

وز خوردن [illegible]

[illegible]

بیخود بدایونی

جیسی پیتا ہوں سرکشی کا ہے خمار
ورنہ نہیں ان کو تیتنی کا شعار
پیتا ہے دل ان کا کبھی چھلک کر مستی
دل ان کا کبھی نہیں ہوا جو اس کا پیانہ

افسر الشعراء

رباعی ۱۲۱

گویند بهشت و حور عین خواهد بود
وانجا می ناب و انگبین خواهد بود
گر ما می و معشوق گزیدیم رواست
چون عاقبت کار همین خواهد بود

حکیم خیام

ردیف ۱۲۱

ابر غم کو ہے جو تجھ سے نہ ملا دل کا ساتھ

شیشہ و شراب کرتے ہیں دریا

کار زلف سے جو ہیں یار و معشوق سے ساتھ

از جام سے کو جب ہی وہاں بھی ساتھ کا

ذوق الشعرا

متن نمبر ۱۲۲

آن روز که توسن فلک زین کردند
آرایش مهر و ماه و پروین کردند
این بود نصیب ما ز دیوان قضا
ما را چه گنه قسمت ما این کردند

حکیم خیام

۱۳۴ [illegible]

جبین تو که آیینه صبح ز تجلی

آرایش مهر و ماه و پروین بینی

گیسوی تو ظلمت [illegible] طلعت

پیاده و شب ماه است اسیر گردی

رئیس الشعراء

عشقی که مجازی بود آبش نبود
چون آتش نیم مرده تابش نبود
عاشق باید که سال و ماه و شب و روز
آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

بیت ۳۳۲

جیتے جی میں مجازِ عشق میں سمجھی

کیا لی ہم نے نہیں تو دی

عاشق ہی ہوتی کہ سال و ماہ و شب و روز

بخواب خورشید میں بیٹھ کر دیکھی

افسر الشعراء

اول بهمن ۱۳۲۱

ای خواجه یکی کام روا کن ما را
دم درکش و بیش ازین مرنجان ما را
ما راست رویم و تو کژ می‌بینی
رو چاره دیده کن مرنجان ما را

حکیم خیام

[illegible]

[illegible] ۱۳۲۵

ای [illegible] دوران

پیوسته تا بپاید آیین دوران

آواز [illegible] نوای [illegible]

[illegible]

[illegible] دوران

[illegible]

خاکپای [illegible]

بتحریر ۲۵ ماہ

سکھیں ستم تو نہیں اپنا بیانِ کرنا ہم

پیرا ہن آواز و نوائی تو

مانا کہ ملک ہیں ترے و نیا بیتی

جز اس کے کچھ حصول دعا بے کچھ پھر

افسرالشعرا

[illegible] ۱۳۴۶

ساقی قدحی که کارساز است بیار

وز رحمت خود بنده نواز است بیار

مخمور بیار و با رطل عشق [illegible]

گر رطل عشق خالق بی نیاز است بیار

[illegible] خیام

بتصحیح ۱۳۰۴

ہاں ساقیا بساغرِ مے غفار نام

ریحان بے ہو بندہ نوازی بکام

منعم ز عبادت نہ ہوئی سر شغل بہار

محقق کن طاعت سے طاعت از الکلیا کام

افسر الشعراء

[illegible] ۱۲۴

[illegible] پیدا نیست ای دل

[illegible] پیدا نیست ای دل

کس [illegible] پیدا نیست ای دل

[illegible]

[illegible] پیدا نیست ای دل

[illegible]

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اقل الشعراء

[illegible] ۱۳۲۸

خواهی ز فراق در فغان دارم

خواهی بوصال شادمان دارم

من با تو بیک عهد [illegible] جان دارم

بر آن سر که دوستیست چنان دارم

حکیم خیام

بقیہ ۱۳۸

ہائے یہ ضبط کہ فرقت میں نہاں ہیں سینہ
ہائے یہ وصل کا ارمان کہ اک دیکھا

ہائے کہ
کس سے کہوں
یہ ہیں تری یاد کی باتیں
پھر تری ادا

زیب الشعرا

[illegible] ۱۲۹۰

با دوست کسی که تیغ جواب است مرا

سر و پی همسالان قبای است مرا

[illegible] کباب است مرا

پیچیده دل [illegible] آب است مرا

و ز کلک او طاپیر

[illegible]

ستمبر ۱۳۹

تلوار کا اک ہاتھ سے ہے سپر آج

ایسی ہی تمام سال ان میں ثبات

پیش نظر ہے جنگ کی یہ دن رات

یہ کلمہ ہے سب کا مدعا جام شراب

زاور الشعرا

چون نیست ز هرچه هست جز باد بدست
چون هست بهرچه هست نقصان و شکست
انگار که هرچه هست در عالم نیست
پندار که هرچه نیست در عالم هست

حکیم خیام

[illegible] بلا سے پہلے ہی

[illegible] عشق میں

[illegible] خود کا اتصال

[illegible]

[illegible] دونوں

[illegible] ہیں ان [illegible]

[illegible] واسطہ وہ [illegible]

[illegible] الشعراء

رباعی ۱۳۱

زان باده که عمر را حیاتی دگر است
پر کن قدحی گرچه ترا درد سر است
بر نه بکفم که کار عالم سمر است
بشتاب بنقد که عمر در گذر است

[illegible]

پنجۂ ابلیس سے آزاد [illegible]

[illegible] درویشی

[illegible]

[illegible]

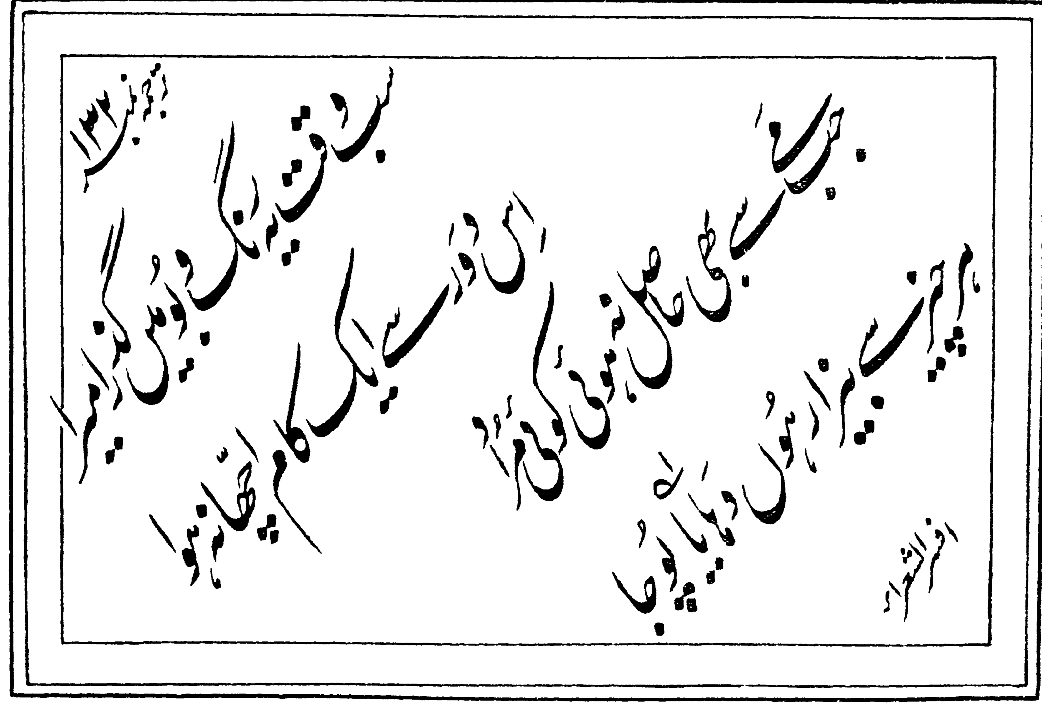
[illegible]

زبدۃ الشعراء

[illegible] از دو جهان [illegible]

[illegible] صاحب دل [illegible]

[illegible]



لہ دَہا یا پُوچا۔ یعنی درگذرا

[illegible] ۱۳۳۱

در دهر بر آن نهال تحقیق نرست
زیرا که درین راه کسی نیست درست
هر کس زده دست عجز در شاخی سست
امروز چو دی شناس و فردا چو نخست

حکیم خیام

نمبر ۲۳۲

اس باغ میں جوش ہے تری کا سے کہیں سے کہاں کوہالہ

اس راہ میں سرسبز ہی پھولا پھلا

جو ہاتھ پڑا تاج پہ اور چھپایا

تاریخ سے کس جان سے کمر پھیلایا

افسر الشعراء

[illegible] ۱۳۱۲

بر چهره گل نسیم نوروز خوش است
در صحن چمن روی دل افروز خوش است
از دی که گذشت هر چه گویی خوش نیست
خوش باش و ز دی مگو که امروز خوش است

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۳۱۲

اے صاحبِ عقل سے کمال کا قصد ہے بیہوس
دنیا میں نہیں الا فنا کا سرمایہ ہے بیہوس

ہے معلوم
اسے عقل ہے بیہوس
آج جہاں کا چھڑانا ہے بیہوس
کہ اسی سے جہاں

افسر الشعراء

صلہ نمبر ۱۵ ؍ ۱۳۱

حسن و تیرے ستان

تو جیسے نصیب و تیرے ستان

اے دل ہو چشم و سرکشیدن

احوال تو پیچیدہ

احوال تو سکار آئین

اے جان تو وہ بیج تیرے ستان

ہیں عاشقیت کا تو ہی ان

حکیم خیام

[illegible]

اے دل تری قسمت میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دارنده چو ترکیب طبایع آراست
از بهر چه او فکندش اندر کم و کاست
گر نیک آمد شکستن از بهر چه بود
ور نیک نیامد این صور عیب کراست

حکیم خیام

بہ تقریب ۱۳۶۱

[illegible] طالع [illegible]

[illegible] کیا مطالب

[illegible] عیش

[illegible] اسباب

[illegible]

افسر الشعراء

عمل بنده ۱۲۴۱

چاکر سر تست تخمی ما ندانست

وز تیر تو روشن از دانیت

سلطان روح است

بنشین

نو بنشین اطلس بنشین سلطان ما

ز اینک قلم حسینیه

الفقیر

[illegible]

بجمیع [illegible] تیغ

بحق حسن و [illegible]

خدایا بہ پیر و بطفلان [illegible]

سلطان [illegible]

[illegible] سلطان

فرما [illegible] اعلیٰ [illegible] سلطان

بجمیع [illegible]

[illegible] الشعراء

اصل نسخه

باقی ابدی بهشت این ساقی طلبی

جنت می و ساقی لب و باقی طلبی

این جاست می و ساقی و آن جاست بهیچ

پیش دو جهان از می و ساقی طلبی

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

۱۳۰۹ھ

ز فضل ایزدی با نفس نفیس

آمد آں شاہ اقدس بہ نفس نفیس

چو طرح کشتی

سال آں کشتی بنا سنگیں نفیس

ایں سفینہ بنشستن نفیس

یا صاحب علم

از افسر الشعراء

چندان بخورم شراب کاین بوی شراب

آید ز تراب چون روم زیر تراب

گر بر سر خاک من رسد مخموری

از بوی شراب من شود مست و خراب

حکیم خیام

[illegible]

[illegible] کیا کیا باتیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب [illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

ساقی بنظام کار دل اندیشی را

شیران همه قند و شیشه ...

پیش آر که ...

امروز که دوران با عیش بیشی را

پیچیده ۱۲۸۱

سے ہے تیشہ پنہاں
ساقی سے ہے پیشہ پنہاں
دل و جگر سے ہے پیشہ پنہاں
جنگل سے
ہر اک شعر نقطہ نقطہ ناز فلک
اب دور ہے آتا تیرا پیشہ پنہاں

از افصح الشعراء

صفر ۱۲۲۱

دریاب که از روح جدا خواهی رفت
در پردهٔ اسرار فنا خواهی رفت
می خور که ندانی از کجا آمده‌ای
خوش باش ندانی بکجا خواهی رفت

حکیم خیام

ترجمہ بیت ۱۴۲

گردوں نے تجھ سے روح کو ہونا ہے جدا

جانے کو پس پردۂ اسرار خدا

جانے نہ کہاں سے آیا

پی شوق سے مے جانے کہاں جانا ہے

جی چین سے جی جانے کہاں جانا ہے

[illegible] الشعراء

[illegible]

شادی بطلب که حاصل عمر دمی است
هر ذره ز خاک کیقباد و جمی است
احوال جهان و اصل این عمر که هست
خوابی و خیالی و فریبی و دمی است

حکیم خیام

[illegible]

[illegible] وقصه [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible] نقاش [illegible]

[illegible]

این دل از [illegible]

گر خواب و خیال [illegible]

[illegible] الشعرا

بلبل چو بباغ ناله بر دست گرفت

ما را باید پیاله بر دست گرفت

زان پیش که مردمان ز سر حیل

گویند فلان پیاله بر دست گرفت

نمبر ۱۴۸۱

جب باغ میں بلبل کی چہکتی تھی

لالے کی طرح چیتھا سیا اوڑھنا

تب باغ میں جو چھپ کے جہاں تک لیکیں

اپنے وہ فلاں شخص کا پیالہ پیتا

از ... الشعراء

۱۲۹۶

[illegible]

حکیم خیام

بخیہ ۱۲۹۱

دل نے جو صبا سے تیری چٹھی پاتی

چھوڑا اسے ہاتھ اور اڑانا سیکھی

اسمیں ذرا اوصیان نہیں کا آس

جو باس ہوئی تھی آب حیاتی

از فیض الشعرا

[illegible]

[illegible]

ایضاً منه ۱۲۸۱

چون کرده ز نور و لطف تو صنع خدا

در عهد ازل سرشت و ز روح خدا

بیش ز سرشت است و مرا [illegible] نیست

چون [illegible] است که در سرشت [illegible]

[illegible]

بتقریب ۱۲۸۱

جب لطف و غضب ایک بنے تمثال
کیا روز ازل پیشتر دو رخ کی بنا

جنت تیری محفل سے ہوئی کیا تیرے ہجر
اچھا ہے کہ جیتے ہیں نہیں جاتا

از استاد الشعرا

فی سنه ۱۲۹۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۸۹

از عمر خیام

این چرخ جفا پیشهٔ عالی بنیاد
هرگز گره کار کسی را نگشاد
هر جا که دلی دید که داغی دارد
داغی دگرش بسر آن داغ نهاد

حکیم خیام

پیچ دیا تشویش عشق نے دیا ہے

سب پیچ سی گتھی کو سلجھا دیا ہے

تا اپنے جہاں کو میں ڈال داغ ملال

حیا اس پہ تیری داغ لگا دیا ہے

افسر الشعرا

ہ گتھی یعنی گرہ - گانٹھ

از منتخبات

در عالم جان بهیچ کس می باید بود

در کوی بتان بیچ کس می باید بود

با هیچ کسان بهیچ کس می باید بود

تا چشمه زبان بهیچ کس می باید بود

تا چشمه زبان

حسین زنجانی

[illegible]

[illegible]

گویند که ماه رمضان گشت پدید
من بعد بگرد باده نتوان گردید
در آخر شعبان بخورم چندان می
کاندر رمضان مست بیفتم تا عید

حکیم خیام

[illegible] ۱۲۸۵

[illegible]

سال ارتحال [illegible]

[illegible] الشعرا

[illegible]

صبح که ز روی لاله پیچید

بر [illegible] چمن پیچید

بالای بنفشه پیش می‌پیچید

انصاف بده از غصه چه بر خود پیچید

سرو ... من چه

[illegible]

[illegible] ۱۵۳۱

[illegible]

[illegible]

انصاف [illegible]

دامن [illegible]

[illegible]

[illegible]

زان پیش که غمهات شبیخون آرند
فرمای که تا باده گلگون آرند
تو زر نه‌ای ای غافل نادان که ترا
در خاک نهند و باز بیرون آرند

[illegible]

بتیسویں ۱۳۵۱

جب تک نگار آتشیں خوں الائیں

[illegible] کیوں الائیں

دل کو [illegible] اکیلا [illegible]

ناقل تو دار و مال نہیں [illegible] الائیں

دنیا سے بھاگ [illegible] ودیں الائیں

راقم [illegible] الشعراء

از بندها کاسه سر سازند
چون وقت شود ز خاک ما سبو سازند
احوال عجب سرشته
عشقت
پیش خاک و گل کوزه و باده خم سازند
ور کالبد بدست خشت

حکیم خیام

شیفتہ ہمہ

مر جاویں پہ تن ناک سری آگ اٹھا لیں

سکا مرد عجب شکالیں

احوال

کوہکا

پہنچے میری ناک دکھا لیں

تیشہ

غالب

زبدۃ الشعراء

از مونس ۱۰۶۵

آنها که کشنده شراب ناب اند
وانها که بشب مدام در محراب اند
بر خشک کسی نیست همه در آب اند
بیدار یکیست دیگران در خواب اند

حکیم خیام

نتیجہ ۱۹۵۰ء

وہ بھی جو بستر اسی میں آج خواب میں ہیں

وہ بھی جو دنیا کی ہیں جو بھی آب میں ہیں

سب تو ہیں دوران

بچشمِ بینا بینا ہیں سب ہی ہیں

سب کے سب ہیں جاگتے آج خواب میں ہیں

افسر الشعراء

۱ یعنی بجز جنابِ احدیت کوئی بیدار نہیں۔

ای دل تنها

این زینه بهشت وعده ما را بود

بی تو دو جهان مرا [illegible] بود

شخص ز عمر باقی [illegible] بود

[illegible] ما [illegible]

حکیم خیام

[illegible]

بهشت عدن [illegible]

شاعر [illegible]

[illegible] الشعرا

ازل نمبر ۱۵۸۱

… یکیک رفتند

آن قوم که در … یکیک رفتند

تا روز … جمله

… گفتند

میگیر … یکیک رفتند

و آن قوم که ماندند …

حکیم خیام

بنیرہ ۱۸۵

وہ نقش ہیں جن کا آئینہ سینہ ہے

سکتی نہیں پاکی وہ قائل ہیں مردانِ خدا نہیں

زین الشعراء

مثل نمبر ۹۵

[illegible]

[illegible]

ستمبر ۱۹۵۸

پہنچی ہے ابر اب
کہ پیچ ہیں اور ابر
مقصود ہے کہ زیست میں دل
کہ بنی ہے یہ روح
ہے زندگی کا عمر پیو
دل سے نہ دو نوں لا کار
پہنچی ہے ستم وقت پیو دو

افسر الشعراء

[illegible]

[illegible] مرا [illegible] نیست

[illegible]

خدای را که جهانبان [illegible] نیست

می باش [illegible]

[illegible]

نمبر ۱۶۰

جو بات ہو عقل کی وہاں عقل کی ہاں ہاں

[illegible]

ہے جانا کہ جو کچھ دنیا [illegible] زندان

[illegible]

از افسر الشعرا

غزل نمبر ۱۶۱

در راه چشم خیالش و کسی لاله است به آمیخته

با خلق چشم خیالش نی کسی قیامت به آمیخته

در سجده گر روی چشم خیالش او کرد تا به آمیخته

بستی به خط نه اینده و لا است

حکیم خان

(۱۶) نجیب سے سلام

بولا وہ بیٹھ کر آپ سے مجھ سے عقد

ایسی طرح سے جیسی جس طرح صاحب بیں

اس طرح شمع سوزی تا

سجا ہیں گھر حالت آو اس شمع

عقد نہ ہوں گھر بنا ہیں نام

افسر الشعراء

[illegible] ۱۶۲

در [illegible] با انواع سخنها گفته

[illegible]

ای بیخبران [illegible] از فلک

واقف چه نیست [illegible]

اول ز [illegible] زند و [illegible]

حکیم خیام

[illegible]

از رباعیات [illegible]

چون شاهد روح خانه پرداز شود

[illegible] سوی نشیمن باز شود

این بار وجود را [illegible]

از [illegible] روزگار [illegible] باز شود

حکیم خیام

بقیہ ۱۳۱۶ھ

جب زوجہ میری تن کی بنی جانِ من

بنتِ ظریف اصل سے تھی تاریخ

بیکار جو بیاں نشیں سے ہے

بیچارہ سی ہی اوا زبیں سے

از شاعر

ای همنفسان مرا ز راح قوت کنید
وین چهره کهربا چو یاقوت کنید
چون وقت شود به باده شویید مرا
وز چوب رزم تخته تابوت کنید

[illegible] ۱۹۶۰

یارو! اب کے کٹھن ہے دنیا یاقوت

پیچیدہ زار دو اس سے کرنا تابوت

مرجاؤں جو میں تیرا سے بن نانا

آنکھوں کی لالی سے بنانا تابوت

افسرالشعراء

گویند بهشت و حور عین خواهد بود

آنجا می ناب و انگبین خواهد بود

[illegible]

[illegible] خواهد بود

حکیم خیام

نمبر ۱۶۵

شب میں کس طرح چین آرام ہو گا

عیش بن تیری کسی کا

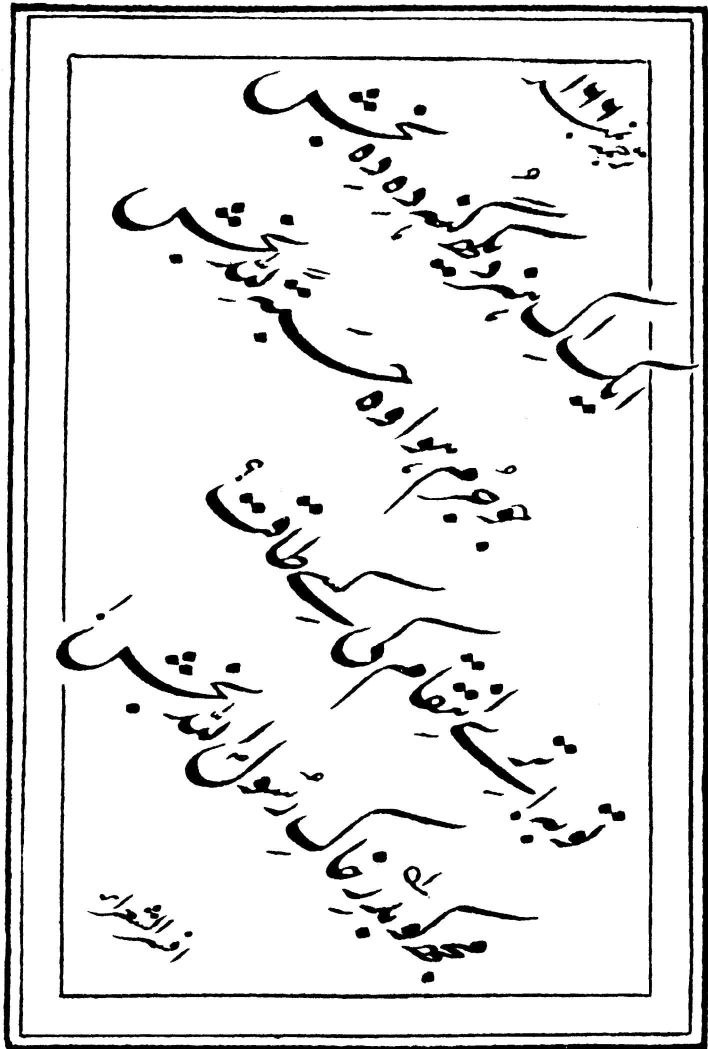
وہ یار [illegible]

اس محفل سے [illegible] ہو

بات اور [illegible] ہو

[illegible] الشعراء

اصل نمبر ۱۶۶



۱؎ بدر خاک رسول اللہ اضافت مقلوبی ہے۔

۱۶۱

چون نیست بما زندگانی گذرد

کس نیست که بشادمانی گذرد

زنهار که ملک جهان

زنهار که سرمایهٔ این ملک جهان

عمریست چنان کش گذرانی گذرد

حکیم خیام

بقیہ باب ۱۶

جہاں سیاہی سی ہے نہیں ہے

از زمیں سے کہ وہ ہستی نہیں ہے

شوخیاں اس جہاں کی ہے دیکھی

جب طرح اس کا کہنا ہے

رقمہ الشعرا

۱۳۶۸

مسکین تن من که در غریبی فرسود

آواره ز خانمان نمی‌دارد سود

عمری که گذشت [illegible] تا [illegible]

تا [illegible] اجل [illegible] خواهد بود

۱۶۸

کہاں تو قیامت تری تیغ تنی

کیا [illegible]

کیا پوچھتے ہو پیش کسی [illegible]

اب بعد نظر [illegible]

از [illegible] الشعرا

از [illegible] ۱۶۹

آورد باضطرارم اول بوجود
جز حیرتم از حیات چیزی نفزود
رفتیم باکراه و ندانیم چه بود
زین آمدن و بودن و رفتن مقصود

حکیم خیام

نمبر ۱۶۹

[illegible]

افسرالشعراء

[illegible]

آنها که خلاصهٔ جهان انسانند
بر اوج فلک براق همت رانند
در معرفت ذات تو مانند فلک
سرگشته و سرنگون و سرگردانند

حکیم خیام

[illegible]

جو لعل لباں سخن خوش زباناں ہیں

بیت سے موتی [illegible] پیرایاں ہیں

فلک اشتیاں [illegible]

وہ صحبت ذوات [illegible] ہیں

[illegible]

افسر الشعراء

از من بنیاد کار جهان خواهد بود

خوش باش که درد بیکران خواهد بود

پیچیده ز اختران

تو ز ماه ماهی بودن

پشتی که ز قالب تو کیوان خواهد بود

رباعی

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۰/۱

دلشاد ہو دنیا ترقی جس[1] پائیں

یہ سال اوروں کی طرح جو آئیں

تاریخ

جانے غالب

جوانسب بنی ہو کی ہتی آئیں

عیدوں کی ہوں میں ہی جھیں جائیں

افسر الشعراء

[1] جس پانا۔ زیادہ ہونا نفع حاصل ہونا۔

افسوس که نامهٔ جوانی طی شد
وان تازه بهار زندگانی طی شد
آن مرغ طرب که نام او بود شباب
فریاد ندانم که کی آمد کی شد

حکیم خیام

یہ جیب میں کام

افسوس کہ عالم جوانی گذرا

وہ لطف صحبت زندگانی گذرا

وہ وقت کہ جس کا نام تھا عہد شباب

افسوس کہ بس وہ پانی گذرا

از انیس الشعرا

ای دل بسر کام

فردا الم فراق طی خواهد رفت
با طالع سعد قصد ری خواهد رفت
معشوق موافق است و ایام بکام
از شعر حکیم نشاط می خواهد رفت

حکیم خاکسار

[illegible]

[illegible] الشعرا

ایضاً من کلامه

چون نیست درین زمانه سودی ز خرد
جز بی خرد از زمانه بر می نخورد
پیش آر از آنکه او خرد را ببرد
تا بو که زمانه سوی ما در نگرد

حکیم خیام

دنیا میں نہیں عقل و خرد سے بنتا بگڑا کام

جینے میں نہیں دنیا کا مزا عشق ہی تو ہے

عقل دشمن

وہ چیز ہے کہ ہے کھیل اپنا

تماشا ہے کہ زمانہ سا ہے کھیل اپنا

افسر الشعراء

[illegible]

در دهر کسی بگلعذاری نرسید
تا بر دلش از زمانه خاری نرسید
در شانه نگر که تا بصد شاخ نشد
دستش بسر زلف نگاری نرسید

[illegible]

بنتیجہ کار

دنیا میں کسے پھول سا دلدار ملا

جب تک کہ نہ دل عشق کا کانٹا نہ چبھا

پتیاں نہ [illegible]

شوخی نے [illegible]

اٹھا اس کا سبھی [illegible]

افسر الشعراء

[illegible]

وقت [illegible] که بخواب [illegible]

تا چشم [illegible] قال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام

[illegible]

کس را پس پرده قضا راه نشد
وز سر قضا هیچ کس آگاه نشد
هر کس ز سر قیاس چیزی گفتند
معلوم نگشت و قصه کوتاه نشد

حکیم خیام

پیغمبر کا

اسرارِ فنا سے کوئی واقف نہ ہوا

اللہ کا بھید بھی کسی پہ نہ کھلا

جو آیا وہ اک کہانی کہہ کر پہنچا

مجمع نے کچھ سمجھا نہ قصہ سمجھا

از افسر الشعراء

از میر بندگان

گر شود دامن وصلش به کف

بی‌نالان به درد و روان گشته پیش تو آب

وارگرده

آسان بی آید

ما را گر چه زهر است

نا توانی چون بی‌چیز آید

حکیم ضیا

پنجشنبہ ۱۸ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

حکیم خیام

ترجیع بند ۱۹۰۷

اسرار ازل سے کوئی واقف نہ ہوا

اس دائرہ سے کوئی قدم [illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

[illegible] می باید بود
از دوستیت کسی می باید بود
وز دوستی اهل دلی می باید بود
ای ساقی همه لطف تو خوش پیش ما را
[illegible] درده که کسی می باید بود

حکیم خیام

[illegible]

هم از اوست

بجز راه کسی بیتن بمقصد نرسید
کس بی نکته تا بجز پیش صد نرسید

من بیکس تو ز قوای تو ز قوای بدن
من نیکی تو ز بیخ و بن بار نرسید

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۸۲

قیمت دل را کہ سر معروف نیست

رنجیدہ و داعیہ و درد صعوبت فن نیست

ہر سر و رازی

تیغ صفحات ابن ... معروف نیست

در سخن ضرابات جہان ...

حکیم ... نام

نتیجہ نمبر ۱۸

نقش ہے ہستی جہاں کا تیرے نقشہ

عالم سہ عبا و انس سے تشریح کا

آزادی

سینہ عرش کی زمانہ نے آزادی

اس نے خنجر اپنا تا کا ل کس سینہ

افسرالشعراء

لہ کرگس یعنی گدھ۔

[illegible]

افسوس که سرمایه ز کف بیرون شد
وز دست اجل بسی جگرها خون شد
کس نامد از آن جهان که پرسم از وی
کاحوال مسافران دنیا چون شد

حکیم خیام

نتیجۂ بیدار

افسوس کہ اب وقت بھی ایسا آن لگا

اس عہد کے لوگوں سے سب بیزار ہیں

زمانہ بدلا کہ تیری قوت نہ چھوڑی

غالب کہ پیسا روز نگہ کیا شیوہ ہے

از ... الشعراء

مثل ۱۲۸۲

تا بتخت ننشیند

فرو آید تا بتخت ننشیند

قرین زمین از ایشان

آرمیده از ایشان ننشیند

و دیگر

کلهر

ترجمہ بنام

کس حسن سے وہ ان خوبیاں زبان نکتے ہیں

پھر بھی صاحب کہیں کچھ زیبائیاں نکتے ہیں

ہم جنگلی آدمیوں کی جھونپڑیاں نکتے ہیں

جو بیٹھ کے ان سے کہیں ان کو سکھاتیں

بچگوں کی آرزو سے

از ملک الشعراء

از صفحه ۱۵۸

طبعم بنماز و روزه چون مایل شد

گفتم که مراد کلیم حاصل شد

افسوس که آن وضو ببادی بشکست

وان روزه بنیم جرعه می باطل شد

حکیم خیام

نتیجہ ۱۸۸۱ء

جب دل میں نہاں زلف سے گردوں تھی
یہ کیسی کالی بلا آسمانی دل لئے ہوئے

افسوس کہ وہ دور وہ صحبت نہ رہا اب
وہ دور وہ نیا زادی اسی اک دیکھی

افسر الشعراء

[illegible]

خون از دل افگار برون می آید

وز دیده چو خون ناب برون می آید

گر خون بچکد ز تربتم نیست عجب

با داغ گل از زمین برون می آید

[illegible]

ضمیمہ نمبر ۱۰۶

پھول دل زخمی سے لایا ہے

پھول دیدۂ پرنم سے لایا ہے

پھول کس کے لیے لایا ہے

پھول سی کس نے کھلایا ہے

کانٹوں میں پھول کھلایا ہے

رئیس الشعرا

مثل نمبر ۱۸۱

اندر ره عشق جمله صادقان دردانه

واندر طلب پس جمله پاکبازان دردانه

[illegible] نیست

ای دوست یقین باش که [illegible] دردانه

و طالبان در غم [illegible] دردانه

[illegible]

[illegible]

مشق سنه ۱۲۸۸

با بدن ... بینی ناپدید بود

وزدی ناپدید بود

در ... دیدی بود

... ی ناپدید بود

مشقه ... بینی ناپدید بود

نقص ... بینی ناپدید بود

... حکیم خیام

[illegible]

از رئیس الشعرا

حرف ب ۱۸۹

یاران موافق همه از دست شدند
در پای اجل یکان یکان پست شدند
بودیم به یک شراب در مجلس عمر
دوری دو سه پیشتر ز ما مست شدند

حکیم خیام

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۹۰

سوائے تیر اندازی کے تیر اندازی

ستیان بنی

چھٹی

وشتن کا چاہ

تانا باتنی

مالا

حکیم نیاز

ضمیمہ نمبر ۱۹۰

وحشی کو ترے بہانہ ہی کافی ہے
مستوں کو ترے ترانہ ہی کافی ہے
اے شیخ کی ضرورت کیا ہے
میرے لیے تازیانہ ہی کافی ہے

مجید

مثل نمبر ۱۹۱

یک جرعه می ملک جهان می‌ارزد
خشت سر خم ز جان می‌ارزد
آن [illegible] که [illegible] از روی [illegible]
حقا که هزار لطمه [illegible] جان می‌ارزد

حکیم خیام

نمبر ۱۹۱

ہر گھونٹ پر شراب سے جیسا تنا ور[1] ہوا
[illegible] ہم [illegible] اس سے جاں پرور[2] ہوا

چشت [illegible] ہم [illegible]
[illegible] لب [illegible] پیتے [illegible]
وہ چھٹ[3] [illegible] دامن [illegible] اپنا [illegible]

[illegible] الشعراء

۱؎ ور یعنی زیادہ ۲؎ پرور - پالنے والا ۳؎ دیسی شراب پینے والے ہر گھونٹ پر ایک کپڑے سے ہونٹ پونچھتے ہیں

غزل نمبر ۱۹۲

[illegible]

[illegible]

۱۹۲

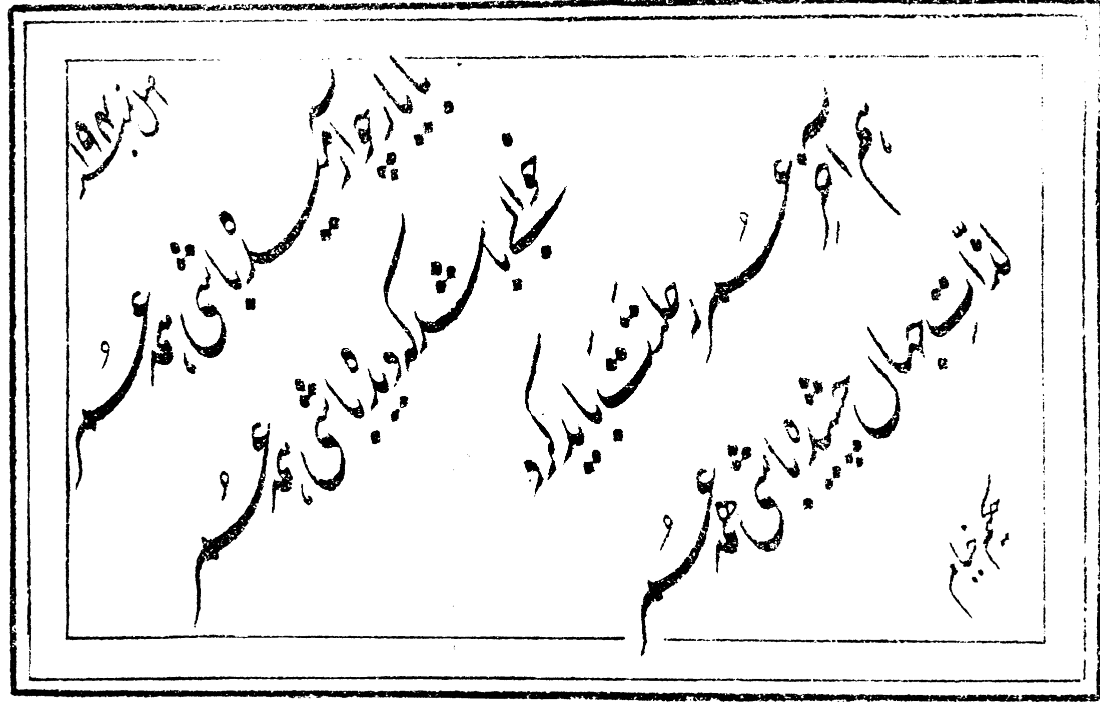
[illegible]

لہ خم کاسہ ایش

مثل ٣٠٩

[illegible]

[illegible]



۱۹۱۲ع

مجھ باب کرم وصل کا ساری عمر

اک خواب تھا دیکھا کیا ساری عمر

یہ کچھ دیکھا بڑا تو ضرور

آخر میں یہاں سے کچھ دیکھا ساری عمر

دنیا کا تماشہ دیکھا ساری

افضل الشعرا

[illegible]

[illegible] ۱۹۵۵ء

[illegible] اور جمعہ

پیچ پیچ حسن کا ہے [illegible]

نازش [illegible] کا [illegible]

[illegible] تو زوال

جب وقت آ [illegible]

پائیدار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

در عهده آن [illegible]

[illegible]

در صحن [illegible]

وان قصه که [illegible]

حکیم خیام

نتیجہ ۱۹۶

اسکی طاعت میں کریں نذر ذرا

جینے کی آرزو نہ نگاہوں کا میرا

ورنہ کی سال چہ

ہو نذر یہ سر دو دو کے ہاتھ

اوروں کی بات ہے بلا

افسر الشعراء

[illegible]

[illegible]

سلطان [illegible]

[illegible]

افصح الشعرا

صفحه ۱۹۰

روزیست خوش و هوا نه گرمست و نه سرد
ابر از رخ گلزار همی شوید گرد
بلبل بزبان حال خود با گل زرد
فریاد همی زند که می باید خورد

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۱۹۸

کیا خوب ہو جو دوڑ دھوپ زیادہ دیں
بیٹی بی جان باغ کی سیر دیکھیں
[illegible]
[illegible]

سنہ [illegible]

[illegible] الشعرا

[illegible]

رباعی ۱۹۹

مردوں کی طرح تیغ عاشق پہ کھا
یا زن کی طرح ستی ہو جان جلا
پر خنثیوں کی سی راہ سے تیری
اس تیغ سے سیکھ گاؤ پیتی بڑھا[1]

افسر الشعرا

[1] بڑھا یعنی دور کر

[illegible]

ترجمہ

اے دل نہ بنا غیر کو محرم اپنا
ہر ایک کو تو ہمدم اپنا
[illegible]
[illegible]

ابو الشعرا

(مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر)